

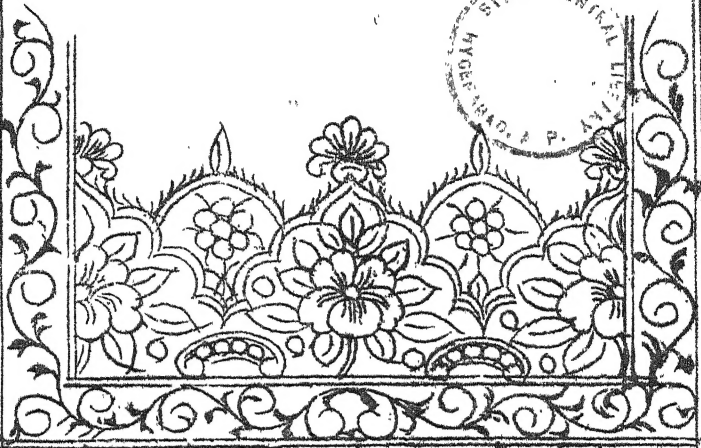
بہ خان لکھنؤ میں مکمل خلافت میں آسمان



چشمِ فیض  
۱۳۰۶ھ



طبع نامی مشہور کتب خانہ میں بطور تحفہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنے مشت خاک کو ایمان دیا  
وہی ہو طوفان سرہا تہی بونج کو  
کر دیا برباد قوم عسا و کو  
کر دیا آتش کو گلشن سب  
قوم لوط اک بار کی زیر وزیر  
ایک لہشہ نے کیا اسکو تلف  
سنگ سے اک ناقہ کو ظاہر کیا  
موم آہن ہو کھنڈاؤ و دین  
ہو گئے زیر نگیں دیو و پری  
لقمہ ماہی کیا یونس کا تن  
دو مہرے کے سر پر کھاتا زہر  
شہر کو اک آن میں دیران کرے  
اس میں کس کو نہر و چون چرا

حمید کے ہے قابل وہ خدا  
بند آدم میں کیا ہے روح کو  
وہی اجازت قہر سے جو باد کو  
دطف سے اپنے خلیل اللہ پر  
حکم سے اُسکے ہوئی وقتِ سحر  
مارا دشمن نے جو تیرا سکی طون  
غرق دریا لشکر کا نہر کیا  
مہر وہ ہے ت اور معبود میں  
کی سلیمان کو عنایت سروری  
بھرو دیا کیر و ن سہ صابر کا بدن  
ایک کا آرمی سے چیرا اُسے سر  
چاہو جو کچھ دم میں وہ سلطان کر کہ  
ہے مسلم اُس کو سلطانی سدا

گنج و نعمت ایک کو دیتا ہر وہ  
 ایک کو وہ گوہر ہر جان دے  
 ایک ہر نازان و خندان تخت پر  
 ایک نے بنے ہیں سجاد و مہر  
 ایک کی جاب سبقت کجواب پر  
 ایک لے میں کرے بہم جہان  
 دیوے بویہ کو ماہی سدا  
 بے پیر فرزند وہ پیدا کرے  
 مردہ صد سالہ اُس کے جان پاک  
 خاک سے پیدا سلاطین نہ کرے  
 ہوزمین خشک سے پیدا گیا  
 کون اُس کے ملک میں انبار ہے

رنج و رحمت ایک کو دیتا ہر وہ  
 حسرت نازان دوسری جان کے  
 دوسرا فاقہ سے گریاں بخت پر  
 دوسرے نے رنے کو پایا تہور  
 اینٹ پتھر ایک کے ہے زیر ہر  
 کسی طاقت ہو کہ دم مالے وہاں  
 اپنے بندوں کو وہ کے شاہی سدا  
 طفل کو وہ ہمدین گویا کرے  
 دیکھ کر عقل جکیماں سر جھکے  
 نجم کو رجم شیاطین وہ کرے  
 آسمان کو بستیوں رکھے نگاہ  
 بات جو او سلی ہے بے آواز ہے

### نعت حضرت سید المرسلین صلی علیہ وسلم

اب رتم کرتا ہوں نعت مصطفیٰ  
 سید کو نبین ختم المرسلین  
 کی ہے طے معراج میں راہ سما  
 ہے وہ بے شک رحمۃ اللعالمین  
 رحمت خلاق خورشید و قمر  
 جس کی ادنگلی سے ہوا شفق و قمر  
 ایک تو او سکار رفیق غارتھا  
 تھے مصاحب اُس کے عثمان و علی  
 ایک جو کان حیا و علم تھا

جس سے عالم کو ہوتی حاصل صفا  
 دوزخ تہر میں ہے فخر الاولین  
 کیوں نہوں محتاج اُس کے انبیا  
 اُسکی مسجد ہے سب رومی زمین  
 ہووے نازل اُسکی آل پاک پر  
 یار تھے اُس کے ابو بکر و عمر  
 دوسرا لشکر کشاں بار تھا  
 جو کہ ہیں مشہور عالم میں ولی  
 دوسرا تو باب شہر علم تھا

وہ رسول حق کہ خیر الناس بنما بھیجتا ہوں سرورِ روا اور رسولِ امام	حزبہ و عباس بن تھے اوسکے چچا آل و اصحاب نبی پر صبح و شام
---	---

### فضیلت ائمہ دین مجتہدین

مجتہد تھے جو امامانِ زمان بہ ضیف تھے امام با صفا فضل حق ہو جان پر اوسکی مدد ایکے بو یوسف کہ جو قاضی ہوا شافعی اور لیش مالک و زعفر احمد حنبلی کہ تمام دین خدا مسند میں ارواح انکی شاد ہو	اونہ ہووے رحمت رب جہان شعب بزم امتحان مصطفیٰ مشاد ہو ارواح شاگرد امام اور محمد جس کے حق راضی ہوا زیب دین احمدی بہن سر سبز اوسنے سبقت لی عرب پر بلا شہر دین اوسکے سبب آباد ہو
---	--

### مشاجات بدر گاہ محبت الدعوات

عفو کر میرے جبرائیم یا خدا نیک کی تو کرتا ہے اور میں کار بد کی بس جو مصیبت میں زندگی مبتلا کے فسق و عصیان میں با مبتلا جو مصیبت ہوں صبح و شام ایک ساعت بے گنہ گزری نہیں بھاگ کر پھر بندہ آید و برو عفو کی کرتا ہے تجھے آرزو ہو دیکھو کہ تجھے انسان نا امید نفس و شیطان نے کیا کرہ مجھے	تو عفو راور میں ہوں مجرم یا خدا میرے جرموں کی نہیں اللہ حد آخرش حاصل ہوئی شرمندگی ہمقرین نفس و شیطان میں با تیرے امر و نہی کے غافل ہوں اور حضورِ دل و طاعت کی نہیں جبرم سے اپنی بنا کر آبرو کیونکہ تیرا قول ہوا نقض تیری رحمت سے ہو شیطان نا امید لیک ہے امید تیرے لطف سے
---	--



بعد ازان مد فون زیرِ خاک کر  
ہونہ قیدِ قلب سے ایمان با

یا خدا مجھ کو گنہ سے پاک کر  
جان میرے جسم سے جب ہو جدا

### بیان مخالفتِ نفسِ امارہ

اور اپنے نفس پر قادر ہے  
وہ جگہ خست میں بیشک پیگ  
جو ہے نفس وہوا ہو ویروان  
حرم اُسکے عفو کر دے گا خدا  
لیک درویشی ہے سبِ خوشتر  
ہو خروندون میں بیشک نیکنام  
صبر کر تو اور قناعت پیشہ کر  
تا کہین آئے نہ تیرے سروبال  
خلق سے لازم ہے و گردان ہو تو  
موت سے بیدار ہوتی ہے ہر مگر

ہر وہی عاقل کہ جو شاکر ہے  
اپنے غصے کو بیان جو کھائیگا  
ہے وہی ابلہ ترین مردمان  
اور ہووے یہ خیال سکوند  
گرچہ درویشی ہے مشکل و سپہ  
کر لے اپنے نفس سرکش کو جو رام  
تانا ہووے نفس کا فر بہرہ ور  
چاہیے نفس شقی کو گوشمال  
خیر و خوبی کا اگر خواہان ہو تو  
خواب میں ہے خلی ساری سہر

### قطعہ

مان لے تو عذر اُسکے سہر  
تا کہ حاصل ہو و شجک و مغفرت  
دور اس خصلت سے ہر دنیا و آخر  
رحم اُسے جسم پر ہے کیا  
عاقبت میں نالہ و زاری نہ کرے  
تا خدا ہووے نہ نیر اُسکے سہر  
رحم ہو جائے گا ورنہ جان پر  
تو اگر چاہے کہ ہووے تیرا نام

سچ پہونچائے جو شجک اُسے سہر  
تا کہ اچھی ہووے تیری آخرت  
حق نہ جانے دوست خلق زار کو  
سچ جس نے غیر کے دل کو دیا  
جو کوئی قصدِ دل آزاری کرے  
تو کبھی قصدِ دل آزاری نہ کرے  
دل کسی کا تو نہ توڑے پیغمبر  
غیر نیکی کے نہ لے مردم کا نام

ظلم بے حد کرنے اپنی جان پر تانا ہو وین بند تیرے دست پیا وہ رہا ہو دے عقوبت ہو کمان	گرنہ ہو نیکی بدی سے کھنڈر ہند غیبت سے زبان کو کرسدا ہند غیبت سے نہ ہو جسکی زبان
--	---

### بیان فوائد خاموشی

کھول غیر از حکم زوان تو نہ لب تو دہن پر اپنے رکھ نہر سکوت ہو تو ساکت ہے اگر شوق نجات اُسکے سینے میں دل بیمار ہو جاہلون کو ہو فراموشی ہو کام کیسے ابلہ راغب گفتار ہو اہل عالم سے بے تحکام کیا رکھتا ہو جو کچھ وہ غارت ہو بھی گر سخن سے اُس کے ہو گوہر محل زخمی اُسکا چہرہ دل ہو کیا صحبت خلق جہان سے دور رہ روح کو قوت تری پیدا ہو تب	اے برا درو اگر ہے حق طلب تجس کو گر ہو علم حق لایوت سن نصیحت میری تو اکی نکیزات جس کو مردم عادت گفتار ہو عاقلون کو ہو کہ خاموشی ہو کام کذب و غیبت سے سدا خاموش ہو کرنہ ہر گز غیب حق کی تو ثنا جو پڑے بند عمارت میں بھی جنم میں پُر گوئی سے مر وہ ہول جو کوئی لطف فصاحت میں پڑا بہند کراہی زبان منہ سے نہ کہہ آنکھ تیری غیب تیرے دیکھے جب
---	--

### بیان عمل خالص

پاک رکھے چار شے سے چار چیز پھر سمجھ اپنے کو مو من مخطیہ تانا ہو ایمان کو تیرے دیاں شمع ایمان کو ہو تیری روشنی	جو کہ ہو دے اہل ایمان اے غزیر پاک کر دل کو حسد سے لے سپر پاک رکھ تو کذب و غیبت سے زبان گر عمل رکھے ریل سے پاک ابھی
--	---

صاحبِ ایمان ہر پھر تو لا کلام  
ورنہ بیشک اسکا ایمان ہر ضعیف  
روح اسکی جائے کیا سو سو سما  
فائدہ کب کی شکل نقش بویا  
کب وہ ٹھہرے بندگانِ خاص سے  
ہر گھڑی وہ کار بار و وقت کرے

گر نہیں تیرے شکم میں ہر حرام  
بہین ہو وہی صفت وہ ہر شرین  
جسکے دل میں ہر حرام لے دل بھرا  
جسکے ہوا عمل میں شامل یا  
ہے عمل جسکا جدا اخلاص سے  
کام جو دنیا میں بہر حق کرے

### بیان سیرت ملوک

جسے ہووے بادشاہ ہو نکازیان  
اسکی بہیت میں پڑے بیشک خلل  
بادشاہ ہو جائے نظرون میں حقیر  
شاہ کی بہیت میں فرق آجائیگا  
روز و شب فکر کم آزار می رہے  
تاکہ اُسکے عدل سے عالم ہوشاد  
نفع کیا بخشے اُسے گنج و سپاہ  
کیا تعجب ملک ہو اُسکا تباہ  
بادشاہ کو سلطنت میں ہو بقا  
فوج اپنی جان کرے شہ پر فدا

اے برادرِ خصلتین میں چاریان  
بادشاہ ہووے جو خندان نے نقل  
گرستہ اسکے ملاقات فقیر  
گر رہے گا خلوت زن میں سدا  
شہ کو گر میل جہان داری رہے  
چاہے شاہوں میں ہو عدل داد  
ظلم پر باندھے کم گر بادشاہ  
خلوت زن میں رہے جو بادشاہ  
ہو جو عادل و ادگر فرخ تھا  
فوج پر گر شہ کرم رکھے روا

### بیان حسن خلق

جس میں پائی جائیں ہر مروت  
خلق کو دیوے جواب باصواب  
اہلِ علم و حلم کو رکھے عزیز  
کیونکہ دنیا میں عداوت ہر بُری  
نرمی سے ہر آدمی کے کلام

چارباہین میں بزرگی کی دلیل  
یاد رکھے حرمتِ علم و کتاب  
جو کہ ہووے صاحبِ عقل و تہیز  
اور وہ ڈھونڈے جو سبکی دوستی  
عقل ہے تجکو اگر لے نیک نام

تایخ کو اور ترش رو جو شخص ہو جو نہیں کرتا ہے دشمن سے خد دوستوں کے ساتھ تو سرورہ دے نہ ہمسایے میں تو دشمن کو جا گرم الفت دوستوں سے ہو دم اے پستہ بدبیر زاد راہ کر	خوش رکھے کیونکر جہلا احباب کو ہو دے گا حاصل اُسے بچ ضرر اور دشمن سے ہمیشہ دور رہ دور ہوں دشمن ہی بہتر اس سے کیا روے دشمن کو نہ دیکھ لے نیک نام قصہ دنیا کو آب کوتاہ کر
---	---

### بیان مہلکات

چار چیزیں لے پس رہن باخطر الفت بد قربت سلطان نکر آتش سوزان ہے قرب شاہ تو زہر نہان رکھے دنیا شل مار خوب اور مرغوب ہے پیش نظر زہر سے اس مار کے تو گر گریز نقش پرمانند طفلان دے نہ جان زیال دنیا ہے عروس بی وفا مرد ہے اس خفت سے ہو جو طاق ہو دے خندان پیش شو باصد تپاک	نیکو اُن چیزوں سے لازم ہے خد صحبت زن رعبت دنیا سے دور الفت بد سے خطر ہے جان کو گر بظاہر آسین ہیں نقش نگار پر ہے جان کو زہر سے اُسکے خطر دور ہوں اس سے ہے جنگی عقل تیز ہونہ محو رنگ و بو مثل زنان زوناک شوہر یہ رہتی ہے ندا اور دے منہ بھر کر اُسکو طلاق زخم دندان سے ترے آخر ہلاک
---	--

### بیان اہل سعادت

ہے دلیل نیک بختی چار چیز اصل گوہر ہے دلیل نیکی نیک رایوں کی جو قسمت میں ثواب جو کوئی ایمین عذاب حق سے ہی	جسمین ہوں وہ شخص ہی بیشک غیز بد گہر ہوتا نہیں شایان تخت جو کہ ہے بد راے اسپر ہو عذاب وہ گروہ کافر مطلق سے ہی
---	---

پس وہ غافل ہو نہیں سکتا کہ وہ دنیا  
 دامنِ صاحبِ دلان پر ہاتھ رکھ  
 دوستدارِ عالمِ فانی نہ ہو  
 ایک دن فرات سے تھکا جانے  
 خاک سے بھر جائیگا ہر استخوان  
 دوستدارِ نفس امارہ نہ ہو

عمر دنیا چند روزہ ہی تو جان  
 ترک لذاتِ جہان کو ساتھ رکھ  
 شائقِ لذاتِ نفسانی نہ ہو  
 خاکِ دنیا سے نہ ہو حاصلِ تجھے  
 جانِ تیری تن سے جب ہوگی رون  
 جب کہ تجھ سے موت کا چارہ نہ ہو

### بیان سبب عافیت

یاد رکھ اچھی طرح یہ چار چیز  
 تندرستی اور فراغتِ دہرین  
 عافیت کے ہو بیٹھے ظاہر نشان  
 فکر میں دنیا سے دون کے ہو بہت  
 تاکہ ہو جائے نہ قیدِ دامِ نفس  
 تو نہ منکر ہو رہا ہے نفسِ کر  
 تاکہ تجھ کو چاہے دو رخ میں گرہین  
 دور رہے دنیا سے کنا میرا مان  
 بیگمان ہووے گنہ کرنے میں شیر  
 ہر گنہ سے دل ترا ہووے نفور  
 تو نہ حیران ہو کہ ہے اس میں خطر  
 تاکہ ہووے تجھ میں اور حیوان میں فرق  
 اپنے شمعِ گور کی تدبیر کر  
 نورِ نعمت سے نہ ہو دل تیرا پر  
 گر خبر رکھتا ہے خود ہشیار ہو  
 دستِ دنیا سے اٹھانا ہی سجا

عافیت چاہے اگر تو لے غریز  
 ایمنی اور حسد انی نعمتین  
 تجھ کو حاصل ہو جو نعمت اور امان  
 جبکہ دل فارغ ہے اور تو تندرست  
 منکر کر ہرگز نہ ہو کامِ نفس  
 کرنے و حیان اصلا مولے نفسِ  
 نفس اور شیطان تجھے گم رہے بنائیں  
 نفس کی ہر کوئی کر اور خوار جان  
 جو کہ رکھے اپنے نفس بد کو سیر  
 ہر فرسے خلق تیرا ہو جو دور  
 آبِ زمان سے خلقِ تنگ تو بزرگ  
 گر نہ ہو صائم نہ کھلے میں غرق  
 خواب میں تو روز و شب ہو سہر  
 مثل حیوان جو ہو مخو خواب و خور  
 مد تو ن سوئے گا تو بیدار ہو  
 بیچ میں دنیا کے پڑنا ہے برا

جب دلم اس میں کچھ رہنا نہیں  
تاکہ ہو دسے دل ترابد زینیر  
حسرتی اطلس و دیبا نہو  
سپن خستہ زندگی چاہے اگر  
نامراوی کا تو شربت نوش کر  
پاک کر کینے سے تو سینے کو تو  
عاقبت میں تاکہ ہو ویر بہرہ ور  
ترک راحت کر کے آسائش ڈھونڈ  
گر نہیں تن پر ترے اچھا لباس  
تا صفات حق سے تو موصوف ہو  
کب اُسے اندیشہ نابود ہو  
خشت گو آسکو بے بالین سے سوا

پاتھ اٹھا دنیا کے دو کھمبے  
تن کی آسائش نکر تو لے فقیر  
محو حسن و صورت زیبا نہو  
بندہ حق ہو نہوا کو ترک کر  
خستہ پوشیدہ کو رکھ دوش پر  
جامہ پوشی پہنتا ہے جو تو  
جامہ ہائے فاخرہ کو دور کر  
بے تکلف ہو کے آرایش ڈھونڈ  
صاف کٹر گو نہیں ہر تیرے پاس  
برین کا فی ہے لباس صوف ہو  
مردہ کو کب جہان سے سوچ  
مردہ کو ہو دسے قالین بویا

### بیان تواضع و صحبت و ریشون

چاہیے درویش ہو تو کس غرور  
کر حذر تو غیبت درویش کے  
لعنتی ہیں انکے دشمن اے سعید  
کب انھیں فکر ہوئے خلق ہے  
غیر ممکن ہے خدا آسکو ملے  
انکے دل میں جائے درد و داغ ہو  
تو بھی تو زیر زمین ہو گا نہان  
صورت بہرام کھالیو مکی کو  
دولت دنیا سے تو خوشدل نہو

تجھ میں گر ہو عقل و دانش و تہذیب  
بہرہ ور ہو صحبت درویش کے  
حب درویشان و محبت کی کلید  
جامہ درویش صوف و دلچہ  
مرد جب تک نفس کے تابع رہے  
مردہ کیا سمجھے قصر و باغ کو  
گھر بنائے تو جو مثل آسمان  
شکل رستم ہو جو تیرا نور و شور  
آخرت سے لے پندہ فاضل نہو



تو بلیاتِ جہان میں صبر کر      شکر کر ہوں نعمتیں حاصل کر

### بیان دلائل مشقاوت

<p>تو انہیں آثار بد بختی کے جان بیکسی و نا کسی یہ چارہ ہیں ہے وہی اہل سعادت لا کلام نفس پر اپنے نہ ہو قاور کبھی حشر میں آتش میں ہو اسکا گذر پھر کھڑا ہو جا خدا کے رو پر مرد رہ کو نام سے کیا کام ہے پیر و می نفس کا نہ تو نہ کر غیش میں بیشک کیلنگی زندگی جاے شاد می کب ہو دہر ہو قاف</p>	<p>چار چیزیں یہ جو ہیں لے مرہبان جاہلی و کالی اے یارہیں جو کہ ہے بندہ عبادت میں ہم جنے تائب ہو اور حرص کی مست خواب و خور ہو جان لایسہ دور کر دل سے مراد و آرزو کامرانی جو کہے نا کام ہے امرد نہی حق پر رکھ اپنی نظر کامرانی تو نے گریبان ترک کی امرد نہی حق کو سن دل سے ذرا</p>
---	---

### بیان ریاضت

<p>آپ پر کر کے درِ راحت کو بند اسپہ گھل جا بین در و السلام اُس سے دنیا بین نہیں گمراہ تر آپ کو شایستہ درگاہ کر اور غوث تن پرستی کی طرف لے لے لایم ہے وہ درگاہ و شہ گو شمال نفس بد ہے عجیب نفس مارے سے محشر بیا ایک ہی لقمے یہ وہ قانع رہے</p>	<p>چاہتا ہے گر کہ ہو دے سر بلند مندر کھے جو درِ راحت مدام غیر حق ڈھونڈھے جو کوئی ایسہ اے برا و ترک عسجد جاہ کر کھینچتی ہے جاہ پستی کی طرف خوار ہو گا تو نہ ہرگز جاہ و ڈھونڈھ نفس ترک حرص میں ہو و عویب یا د حق سے کب ہے امن دل ترا جسکو یا د حضرت صانع رہے</p>
---	--

روز کی روزی پہ ذکر اکتفا  
گر نہ ہو دے کر خدا سے التجا

## بیان مجاہدت نفس

نفس کا فر کی بین قاتل میں چیز  
خنجر خاموشی و شمشیر جمع  
جو کہ ان ہتھیاروں کا شیدائو  
دور دہل سے تیرے حبا شدہ  
اہل دنیا کوئے جبیم و زور  
جو کوئی یان مجوسیم زور رہے  
کار عقبے جسے دنیا میں کیا  
ہے یہ دنیا نابکار و نیکے لیے  
ہے عہد و اہلیس تیرا اے پر  
جو گل دنیا میں آلودہ رہے  
یا دحق میں لے پسر مشغول رہ

میں بیان کرتا ہوں تو سن اور غزیر  
سینہ تنہائی و ترک جموع  
نفس کج اسکا کبھی سیدھا نہو  
نفس شیطان لعین ہمراہ ہے  
کیون نہ کھائیں لقمہ شیریں و تر  
حشر میں وہ ششدر و مضطرب  
کرتا ہے لطف و کرم اُس پر خدا  
عاقبت پر ہیز کاروں کے لیے  
خوش ہو وہ تو دوزخی ہوگا اگر  
عاقبت میں خاک حاصل ہوئے  
خلق سے تو دوسرے غول رہ

## بیان فقر

فقر کو ظاہر نہ کر تو اے پر  
کل وہی رازق کہ جان دیگا تجھے  
مثل موردانہ کش کب تک رہے  
ہو تو کل پر جو فیروز می تجھے  
شکر حق لائے بجا و فقیر  
ختم نہ ہو تو پیش منعم مثل طاق  
مردہ کو شہرم کیا ہو خلق سے  
رہتا ہے جسکو نگو نامی کا دھیان

واسطے اپنے ذخیرہ تو نہ کر  
غم نہ کھا کچھ آب و نان دیگا تجھے  
مرد ہے تو فاقہ کب تک رہے  
مثل مرغان سے خدا روزی تجھے  
اُسکو مل جائے اگر نانِ فطیر  
تانا نہ ہو دے شامل اہل نفاق  
کب ہو نفرت جاہلے و ملتے  
عام ہے وہ خاص تو اسکو نہ جان

اگرہ اصلا فکر تیز بین ہو تجھے  
دور جب دل سے ہوئی رخصت ہوا  
کب خیال مرکب وزین ہو گئے  
جان لے حاصل ہوا وصل خدا

حقیقت نفسِ تارہ کے دریافت کر سیکے بیان بین

قطعہ

ہے شتر مرغ لے پس نفسِ شوم  
بار اٹھائے کاسے یارا نہیں  
اُسکو اڑنے کا اگر کیسے شتاب  
بار اٹھائے کو اگر کیسے لے  
اسکا ہے مثل گیاہِ زہر رنگ  
طاعت اللہ میں وہ مست ہو  
نفس بد کو قید کر زندان میں  
کر مرادِ نفس بد سے تو حذر  
تشنگی اور بھوک ہو اُسکا علاج  
مثل شتر راہِ پیراے پر  
بار طاعت سے چورے گر تو جان  
جو کرے گا سرکشی اس بارے

ایک رکھتا ہے اثر مانند بوم  
طارون کی طرح اڑ سکتا نہیں  
وہ شتر ہے بس ہی دیو و جادو  
یہ کہے طار ہے کیونکر بوجھائے  
ذایقہ اور بوسے پر کرتا ہر تنگ  
معصیت میں دیکھتے تو حسرت ہو  
کر خلاف اُسکے جو بیہوشی کان میں  
پرورش دشمن کی تو بہرگز نہ کر  
تاکہ اُسکا آئے طاعت پر فرج  
بار طاعت کو اٹھالے پشت پر  
مثل سگ تیرنی کل آئے زبان  
ہو گا خمِ لعنت کے وہ انبارے

قطعہ

بھاگے مانند شتر مرغ لے جوان  
کیا عجب اُس کا پر واز اگر  
بارے اُس کے تھل جو کرے  
جب کیا بارِ امانت کو قبول  
خود فضولی کی ازل میں بسبب

بار طاعت کے اٹھانے سے جیسا  
ٹوٹے اور ہو دے وہ عاجز نہ رہے  
زندگی میں وہ تجمل سے رہے  
تو نہو اُسکے اٹھانے سے ملول  
اور فضولی کی جہولی کے سبب

کام کر تو اسے پس فاعل نہو  
کاپی جو طاعت حق میں کرے  
تیز رو طاعت میں مثل باد ہو  
ہر کمین میں وزور ہر خوف ہر  
دور منزل سر پہ پہاڑ گران  
جسکے سر پر پہاڑ ہیں ہوا گران  
لاش بھاری ہے سبک کربار کو  
زیر بار جیفہ کوئی لے دون

جہ جگہ تو سنے کما کا بل نہو  
ہو جہان میں گم سی حاصل ہے  
کام سے دنیا کے تو آزاد ہو  
میسر کامل سے غفلت پاک ہو  
سی کرتا ہو نیچے قبل کاروں  
خون بے آنگہ بنے اسکی پکیان  
تا کہ رستے میں کمین شکل نہو  
ہو گیا اسے بے خبر خوار و زبون

### ترک خود ستائی و خود آرائی کا بیان

تو نہ کر دستار سے ابرو پر ہنر  
تو کرے جب تک نہ ترک ہو و باد  
کب ہو مردے تن کی آرایش بیان  
تن کو تقویٰ سے نہیں تہر لباس  
جو کہ ہو یا بند آرایش بیان  
عاقبت میں وہ رہے گانا مرد  
خود ستائی پیشہ ہے شیطان کا  
آپ کو آدم سے جو بہتر کہا  
خاک ہو مردم تواضع کے سبب  
رانہ ہے شیطان استکبار کے  
مقبل استغفار سے آدم ہوا  
دانہ ہوا فسادگی سے سر بلند

ہو سکے تجھے تو خوش ہو دل کو کر  
کون دے سر پر جگم مثل کلاہ  
تن کی آرایش میں نقصان بیان  
کب کلفت کا ہوا مردوں کو پاس  
ہے یہی فرزند آرایش بیان  
وہ نہ ہو گا عیش کے بہرہ سے شاد  
آپ کو کم سمجھے ہے مرد خدا  
اس لیے مرد و شیطان ہو گیا  
سر کشی کے گم ہو نور ناسب  
اور مقبول آدم استغفار سے  
خوار استکبار سے شیطان ہوا  
خوشہ کا سر کاٹین ہو و گر بلند

### بیان آثار الہی

تجگو بستلا تا جون بسد را گئی  
و خونده سے خلق را شد کو وہ عیب کہ  
رکعتا ہے جو دوسرا کی آرزو  
تد منظور اسکی ہو معبود کو  
کام بدرونی سے ہو سکودام  
مردم بد خو بھی سب انسان کوئی  
سے سبک مسلح بخیل بے ہنر  
ہے وہ مثل اشد زریا سے پیل  
تا کہین ابلہ نہ تجگو خاص عام

پا چسپین بین نشان بلہی  
بدنہ پیچھے آپ میں کر عیب ہو  
پوسے کشت دل میں تخم بخل تو  
خلق جسکے خلق سے خوشاود ہو  
دہر میں پاد خوئی سے رکھے جو کام  
خوسے بدتن کو بلا سے جان ہوئی  
بخیل سے برگ و بر بخل سے  
روے جنت کو نہ دیکھے گا بخیل  
دور رہ بخل بخیلان سے تمام

### بیان عاقبت

کر حذر و دھیر و نسی سے نیک ذات  
تا بلاؤں سے انوکے تجگو کام  
ہر طرف سے گھیرے تجگو بلا  
دو جہان میں اسکو چاہل جو امان  
تار ہے تو ہر بلا سے بے خطر  
پھنسکے آفت میں ہے غم سے نزار  
دام میں صیتا دے اگر کھنسا  
جان کیساں بود و نابود جہان  
ہاتھ اٹھا مومن کے تو آزار سے  
کون ہے حق کے بوا فرادر

تا کہ تجگو ہو بلاؤں سے نجات  
نفس و دنیا سے حذر کر تو تمام  
ہو جو سر ص و آزار کا تو مبتلا  
سیم و زر رکھتا نہیں جو بیگمان  
نفس و دنیا ترک کر تو اے پر  
سیکڑوں انسان بے نفس زار  
بہر نفس شوم و بد مرغ ہوا  
تا کہ ہو آرام تیرے دل کو یان  
دُر عذاب حضرت قہار سے  
آفتوں میں یاد کر خالق کو بس

### قطعہ

عذر کر تا عفو کا حاصل ہو گنج  
عصرہ گو میں ہو گادہ شمر ترا

گر کسی کو تو نے پہنچایا ہو رنج  
ور نہ جب دن حشر کا آجانیگا

جنگو استغنا کی گروا ہش رہے کرتا عت تاکہ حاصل ہو سکتے

## بیان عقل عاقلان

جو کہ ہووے صاحب عقل و شعور  
تائید ازون سے نہ کام انبار کھے  
عقل ہو تو سبیل بدکاری نہ کر  
قلب جب کا علم سے روشن رہے  
تاکہ حاصل ہو جہان میں آبرو  
تاکہ تو عالم میں ہو دی داد کر  
مست پر اپنے جو ہووے کار بند  
اپنی گفتار دن سے جو خود ہو طول  
ہوں شریعت میں جو باتیں نالپند  
کام تیرا ہو درست لے نیک نام

چار چیزوں سے رکھے اپنے کہ دور  
اور نہ ساتھ اُنکے کہیں نیکی کرے  
جب یہ حاصل ہو سبکداری نہ کر  
تندرستی تن کی حاصل ہو اسے  
ہاتھ اٹھا کر گر بخاوت سے نہ تو  
زیر دستوں کو تو خوش رکھا می سپر  
سنتے ہیں سب گوش دل کی سی پند  
کب کرے کوئی اسکی بات کو قبول  
دور ہو اُن سے اگر ہے ہوشمند  
رکھ نہ تو خود مطلبی سے زہی کام

## بیان رستگاری

رستگاری کی ہیں باعث تین چیز  
ایک تو دل کو بہ خوفِ ذوقِ جلال  
چلتا راہِ راست پر مردانہ وار  
گر تواضع تو کرے گائے گمان  
سہ نہ دنیا دار کے کنگے جھکا  
حرص سے جو کوئی دنیا دار ہو  
وصف دنیا دار جب نہ کر نہ کر  
مرد سے ہیں یہ اغنیاء روزگار  
مال و زر گر ہاتھ میں آیا تو کیا

یا در کھ اسکو تو لے طفلِ عزیز  
ایک فکر و خواہش قوتِ حلال  
جسمینِ خصلت ہیں وہی رستگار  
دوست جانے کی تجھے خلقِ جہان  
ہاتھ سے جاتا رہے گا دین ترا  
بے گمان اُس سے خدا بیزار ہو  
مرد کب مردار پر ڈالے نظر  
مردوں سے صحبت نہ کر ای ہوشیار  
آخرش تو گور ہو گی تیری جا



## بیان فضیلت ذکر

<p> روز و شب کر اپنے دل سے یاد حق  زندہ رکھہ ذکر و ن سے صبح و شام کو  یاد خالق کی غذا کے روح ہے  یاد حق مونس اگر ہو جان کی  جس گھڑی غافل تو رحمان سے رہے  ہو نہ غافل ذکر حق سے گاہ تو  ذکر کا اخلاص سے تو ہو کے حیث  تین صورت ذکر کی ہیں بے خلاف  ہے فقط ذکر زبانی ذکر عام  ذکر ہے ذکر خاص ان خاص کا  ذکر بے تعظیم بدعت ہے مدام  ذکر ہر عضو کا ہو دے جدا  ذکر آنکھوں کا ہے لے فرخندہ قطعہ  دیکھنا صحت کا خالق کی مدام  ذکر یہ یاری عاجز ہے سدا  استماع قول حق ہے ذکر گوش  ذکر دل ہے خوف رب پاک و ات  جہل ہے کرتا ہو جو ہر دم گناہ  پڑھنا ہے قرآن کا ذکر زبان  شکر نعمت ہے حق کر صبح و شام  حمد خالق کو تو کر و روز زبان  غیر ذکر حق نہ لب اپنے ہلا </p>	<p> ہے اگر معلوم عدل و ادھر حق  کر نہ غفلت میں بے ریا م کو  اور داسے سینہ مجروح ہو  آرزو تجھ کو نہ ہو ایوان کی  کام بیشک تجھ شیطان سے رہے  دو جہان میں تا ہو تیری آبرو  ذکر بے اخلاص کب ہو درست  تو نہ جان اس بات کو لان و لڈ  ذکر خاصان دل سے ہو بیشک ام  ہے وہ خاص جو نہیں ذکر سدا  کیونکہ اس میں شرط حست ہر مدام  سات اعضا ذکر کرتے ہیں سدا  ہونا گریاں خوف حق سے بیشتر  غرق رہنا اس میں ہر دم صبح و شام  سے زیارات اقرار و کر پا  ذکر کر رکھتا ہے اگر تو عقل و ہوش  جدد کرتا تجھ کو حاصل ہو یہ بات  کیا فرادید ہے اُسے ذکر الہ  یہ نہیں جہین ہو مفلوک زمان  تاکہ پاسے نعمتیں حق کی تمام  تا نہ ہو برباد و عمر جاودان  کام کیا پا کون کو ہے اسکے سوا </p>
---	--

## بیان عمل چارچہ

خوب ہے کہ لیے یہ چارچہ	یا دیکھ اسکو تو لے طفل غریب
ایک تو یہ ہے کہ ہووے دادگر	اور اپنی عقل سے ہو باخبر
اور شکیبائی سے ہر دم کہنا کام	حسرت انسان بجا لانا مام

## بیان خصلت و سیمہ

چارچہ میں اور یہ ہیں لے سپر	بد جو سارے خلق سے ہیں سپر
ایک نہیں جس سے ہے جان کے	بے تکبر و وسوسہ تو مان لے
تیرے خشم و غضب سے لے سپر	بے تحشیل چیتے اس پر رکھ نظر
لے سپر ان خصلتوں سے کہ خدر	کیونکہ یہ سب تہمتیں ہیں شرت
غل و غش سے صورت زریاں ہو	گور میں جانے کے آگے خاک ہو
حرص کو چھوڑا و قناعت پیشہ کر	کچھ تو اپنی موت سے اندیشہ کر
رہ ہمیشہ دوستوں میں صبح و شام	ردے و دشمن کو نہ دیکھ لے نیک نام

## بیان سعادت و نصیحت

چارچہ میں ہیں سعادت کی لیل	شرح انکی سن تو اسے مرد عقل
جس میں کچھ ہووے سعادت کا نشان	بیگمان و دے صلاح و دوستان
جس کی موتی ہے سعادت رہنما	صبر کرے کر کے کوئی جفا
ہوتے ہیں نجات و سعادت جس کے پایہ	ہوتا ہے دشمن سے اپنے سازگار
جو تیرے گزشتہ ہو انفس پایہ	اے برا ورجبان اپنے کو سعید
گر صلاح و دست سے تہہ پیر ہو	یار تیری دولت ست بیکم ہو
خود سری سے جو کوئی کرتا ہو کام	نجات و دولت اس سے پھر جاہن کام
چہ دشمن کا نہ سرے کرتیر	قتل کر سکتا ہو گردے کر شکر
ہر گھڑی ایلے نا اہلان اٹھا	عیش خوش سے گر ہو تجکو مدعا

<p>وان سے تو ہرگز نہ جایہ سن کلام پند تیری جن پہ ہووے بے اثر جہد کیا کرتا ہے لا حاصل یہ کوئی ممکن ہے کہ پھر جاتے تضا خانمان کو اپنے وہ ویران کر کر روز اسکا شل شب ہو ویریاہ</p>	<p>جب موافق ہو ترے کوئی مقام ایسے شخصوں کو نصیحت تو نہ کر خوے بدخونیک ہو شکل یہ گر نہ ہو راضی کوئی بندہ تو کیا جنگ کر کوئی کرے سلطان سے باغی سلطان جو ہو وہ ہوتاہ</p>
---	---

### بیان علامت مدبری

<p>یاد رکھ چاہے اگر تو بہتری اور دینا جاہلون کو سیم و زر اسکو مدبر کہتے ہیں اور بولفضل نفرت اُس مدبر سے کرتا ہو جہان دیو ملعون کرتا ہے گمراہ اُسے مقبولون میں کب ہو دخل ہی سپر صرف سچا سے کرے زر کو تلف ترک کر دے دوستی کو جہل سے کون مدبر خلق میں تجھ کو کہے وہ نہیں لیتا ہے راہ گمراہی</p>	<p>چار چیزیں ہیں نشان مدبری مشورت ابلہ سے کرنا لے سپر دوستوں کی پند سے جو ہو ملول جسکو دنیا سے نہ ہو عجزت بیان مشورت ابلہ سے جو کوئی کرے جاہلون کو جو کہ دیو سے سیم و زر ہوا اگر جاہل جہان میں زریک دوستوں کی پند کب مدبر سے حال دنیا سے جو ہو عجزت تجھے عقل سے جس شخص کو ہو لگی</p>
--	--

### چار چیزیں کہ حقیر نہ سمجھنے کا بیان

<p>گر لظاہر حشر د آتی ہیں نظر اک مرض جس سے کہ ہو جان کا ضرر خردان چیزوں کو تو ہرگز نہ جان ایک دن دام بلامین ہو اسیر</p>	<p>چار چیزیں ہیں بزرگ و متبر ایک دشمن ایک تیش و سپر ایک دانش ہر مری باتو نگومان جسکی آنکھوں میں کہ ہو دشمن حقیر</p>
---	---

<p>فرہ آتش کبھی جو سہاڑھٹے          علم کم کو بھی سمجھ ہر زہ خوار          بیخ اندک کی بھی تو دبید کر          کیجیے جلدی علاج درد سر          بات سے دشمن کی تورہ رُخند          شہوڑ می آتش کو بجھا سکتا ہر آن</p>	<p>کیا عجب اگر ایک عالم کو جلا سے          کس سے قدر علم کا ہو دیر شمار          ورنہ پچھتائے گا آخرائے پیر          کیونکہ مجنون آمین ہونی کا ہے دیر          تانہ آفت آسے تیری جان پر          لیک کیا چارہ ہے وقت الہیاب</p>
--	---

بیان نہ دست خشم و غضب

<p>چار خیرین ہوں جہان ای مہربان          مروت سوا ہو کجابت کے سبب          کبر سے ہونی پر پیدا دشمنی          کام جیسا انسان کجابت سے کھے          جو کوئی غصے سے کام انیا کھے          کبر سے سر کو اٹھائے کوئی جیب          کاہلی ہو جس کے جسم و روح کو          اپنے غصے کو نہ کھائے جو دام          جو کہ تن پرور ہے اور ہستی کا گھر</p>	<p>چار خیرین اور ہوں موجود وان          ہولشیمان خشمکین انسان ہو جیب          باعث خوار می ہو بس کاہل تنی          آپ کو وہ خوار اور رسوا کرے          جز پشیمانی نہ ہو حاصل اسے          اس کے ہو جاتے ہیں دشمن دوست          تیشہ خوار می سے وہ مجروح ہو          اس کو پڑ جائے پشیمانی سے کام          کب وہ ہے انسان وہ ہو گا وخر</p>
--	---

چار خیرون کی بے ثباتی اور اُن سے پرہیز کرنے کا بیان

<p>چار خیرون میں نہیں اصلاً بقا          بے لقا ہو جو سلطان زمان          تیرے سے ہے لے پر مہر زمان          جب رعیت پر کرے سلطان تم</p>	<p>اس کو گوش دل سے سُن خوش لقا          بعد اُس کے ہے عتاب و دوستان          صحبت ناخوش چوتھی ہو عیان          ملک میں وہ کم بقا ہو یک قلم</p>
--	--

دوستوں کا تجھ پر ہو وہ عتاب  
گرچہ عورت عاشق و شیدا رہے  
گرچہ ناخسوں میں بیٹھے آدمی  
زناغ فارغ چونکہ بوسے گل ہو ہے  
صحبۂ ناخس بس جاننا ہے  
سانے آئے کوئی ناخس اگر

کم بقایے وہ شکل نقش آب  
آپٹے شنگی اگر شکوہ کرے  
خاک ہو دے آئے شنگی بھرمی  
اُسکو نصرت صحبت بلبل سے ہی  
بہر کوئی اس حال سے آگاہ ہے  
بھاگ مشل بار اُسکو چھوڑ کر

### اس امر کا بیان کہ چار چیزوں کی چار چیزوں کا کمال ہو

چار شے کو چار شے سے ہو کمال  
ہو خرد سے تیری دانش کو کمال  
دین ترا پرہیز سے کامل رہے  
عقل سے دانش ہو کامل ہو یقین  
شکر سے نعمت کو ہوتا ہے کمال  
ناسپاسی میں ہو نعمت کا نہ وال  
علم سے بے عقل کو حاصل نہیں  
بے خرد دانش ہے بیکار لے پھر  
جو کہ عالم ہو کے ہو دے بے عمل

یاد رکھ تجھ کو اگر ہو دے خیال  
دین کو حاصل عمل سے ہو کمال  
ہو دے نعمت شکر سے حاصل تجھے  
بے عمل دین دار ہو سکتا نہیں  
غافلوں کے واسطے سے گوشمال  
بہرہ شا کر بے نعمت کا کمال  
کر خد راس سے کہ جو عاقل نہیں  
علم ہے مرغ اور خرد ہے بال پر  
بلکمان ہے عقل میں اسی غفل

### ان امور کا بیان جن کا پھیر نامحال ہے

چار چیزیں ہیں کہ وہ جہد کم گین  
اک سخن وہ جو زبان پر گیا  
بات جو کہی نہیں پھرتی کبھی  
تیر جو پھینکا نہ آئے وہ کبھی

پھیر جو لائے کوئی ممکن نہیں  
اور ناوک جو گمان سے ہو جدا  
رو بھی کر سکتا قضا کو ہو کوئی  
ویسے ہی یہ عمر جو ضائع ہوتی

جو تامل بات میں کرتا نہیں	پھر ندامت سے اسے چار نہیں
	قطع
جو سخن لب پر ترے آیا نہیں لیک منہ سے بات جو کھلی کہیں	اُسکو کہہ سکتا ہے تو روا نہیں غیر ممکن ہے وہ پھر سکتی نہیں
عمر کو غنیت جاننے کا بیان	
عمر کو اپنی غنیت جان تو رو نہیں کر سکتا ہر کوئی قضا عمر کو اپنی نگہ رکھ اے پر ہو دے دیا میں جسے فکر امان	جا کے پھر آئی تہنیں ہر مان تو راضی ہی ہونا قضا ہے بجا جاسیگی تو پھر نہ آئیگی نظر بند رکھے وہ سدا اپنی زبان
بیان خموشی و سخاوت	
چار حیزوں سے جو حاصل عاجز خاموشی جس شخص کا یاں پیشہ ہو خاموشی سے ایسی تجھ کو ملے ہو سخی کو سہ روئی لے نیک نام جو کہ یاں رکھتا ہے خاموشی کا پاس نامکنتا ہے گرامان لے نیک نام جسکو ہر دے عادت جو دکر دم نیک یا بد جو کوئی کرتا ہے کام اے بڑا در بندہ مہبود ہو کرتا بخل بخیلان سے خدر	یاد رکھ ان باتوں کو تو لے غریز ہو وہ امین کب لے اندیشہ ہو جو کہ ہو خاموشی وہ امین رہے شکر نعمت کو بڑھاتا ہے دمام ایسی کا پہن لیتا ہے لباس کر تو خلق اللہ سے نیکی دمام اُسکو خلق اللہ جانے محترم واسطے اُسکے سمجھ لے نیک نام صاحب لطف و سخا و جو دہو تا جہنم میں نہ ہو تیرا گذر
جو پیر میں خرابی کی باعث بین نکا بیان	



چار چیزوں سے ہو حاصل چار چیز چار باتیں یہ ہوں جمیں آشکار خوار ہو جاتا ہے سائل جو کہ ہو جو نہیں رکھتا خیر انجام سے احتیاط کار کا ہو جسکو دھیان رکھتا ہے بد خوئی سے جو شخص کام	سمجھے گا اس نکتہ کو اہل تمیز اسکے لاحق ہوتی ہیں باتیں یہ چار رہتا ہے تنہا وہ مستحلف ہو جو ہو پشیمان آخر اپنے کام سے خوش رہے دنیا میں وہ اسی مہربان دوست کرتے ہیں گزراؤں سے تمام
---	--

### چار چیزیں جو آدمی کو تودالتی ہیں انکے بیان

چار شے سے تم لے انسان شکست دشمن بسیار و قرض بیشمار ہو وے اگر سکین کوئی غرق دام جسکے دشمن ہوں بہت وہ ہوتا باہ دکے بالے جسکے ہو دین بیشمار	اپنے گوش دل سے سن لے حق پرست جرم بے صدا و رقاب کی قطار غصہ اسکا خون پی جائے تمام دونوں چشم صاف ہوئی ہوں سیاہ نالہ و زاری سے ہو وے زیر بار
--	---

### مذمت زمان و صبیان

چار چیزیں ہیں بُری لے نیک غور توں سے رکھنا امید و وفا اور طلب ابلہ سے کرنا ایمنی مکر دشمن سے ہے چوتھی ایمنی	یاد رکھ انکو اگر عاقل ہو تو یاد رکھ اسکو کہ ہے اذیس بُرا صحبت طفلان ہر اس سے بھی بُری کام کیا دشمن کو غیبِ دشمنی
--	---

### بیان عطا ہائے حق

چار چیزیں ہیں عطائے دلہن فرض خالق کو بجا لائے پس	گوش جان و دل سے سن سیر سخن بعد از ان مان باب کو راضی ہو کر
---	---

کر ہمیشہ ساتھ شیطان کے جہاں اور کرتا سید خلق نامراد

### بیان سبب زیادتی حیات

بڑھتی ہر آن چار چیزوں سے حیات  
سننا آواز خوش و مرغوب کا  
تیسرے ہر مال و جان کی اپنی  
جسکی حاصل ہو مراد دل تمام  
یہ نصیحت یاد رکھ لے نیک ذات  
اور جمال ماہر و کا دیکھنا  
جس سے ہوتی ہے ترقی عمر کی  
عمر میں اسکی ہو افزونی مدام

### حیات کے گھٹ جانیک بیان

عمر کو کرتی ہے کم پانچ چیز  
خواہش دنیا کا پیری میں خیال  
مردے پر ڈالے گا جو اپنی نظر  
پاٹھوں سے خوف و ترس و شہنائ  
دشمنوں کا خوف ہو جسکو مدام  
دشمن سے اور نہ تو دشمن سے دور  
یاد رکھ یہ بات لے طفل عزیز  
اور غری اور رنج اور خوش حال  
عمر گھٹ جائے گی اسکی بیشتر  
عمر کو ان باتوں سے ہو نچے زبان  
اک طرح رہتا نہیں ہر انسان کا کام  
تار ہے دشمن سے بے خوف و خطر

### بیان باعث زوال سلطنت

بادشاہوں کو برتری ہے چار چیز  
ملکت میں ہو اگر جو رہا سیر  
رنج ہو شر کو جو خائن ہو وہ  
ملک پر گر ہو اسیر وں کا ستم  
جب کہ غافل ہو وزیر بے خبر  
کاتب دیوان اگر بد راہ ہو  
یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تیز  
کام سے اپنے جو غافل ہو وزیر  
سے مراز و رول پر گرا میں اسیر  
بادشاہ کو ہو دے بیشک رنج و غم  
بادشاہ کا ملک ہو زیر و زبر  
کیا عجب ہو رنج قلب ہر کو

ملک میں ہوں منتہر ہوا سیر  
پتہ ہوا سیر ہو گیا وہیں کو  
پاؤں تھک گئے اس سے میں بچ گیا  
ملک سارا ہو دے دیران سیر

زور حاصل ہوا سیر وں کو اگر  
ہو صلاحت ہو حاصل شاہ کو  
گرنہ ہو دے عاقبت رانا وزیر  
گرنہ رکھے سیاست پر نظر

### آبرو نہ سننے کا بیان

آبرو پر اپنی کر کے نظر  
جھوٹ سے حاصل ہو دیکھا فروغ  
آبرو جائیگی اور ہو ویجا تنگ  
آبرو کھو دے اگر وہ کیا عجب  
کیونکہ مت جاتی ہے ہمیں آبرو  
آبرو اپنی حماقت سے نہ کھو  
چاہیے حاصل کرے خلق کو  
خلق میں کیا آبرو اسکی رہے  
ہو دے شکر آبرو دیکھو اگر  
تاکہ حاصل ہو ترے چہرے کو تو  
تو کیکو تو نہ کہ ہرگز برا  
خلق سے جگو خد اچھا نہیں

فصلتین میں پانچ آئے کر حد  
کہ نہ تو ہرگز تھمتا کے دروغ  
لے لے لے لے لے لے لے لے لے  
جو نہیں کرتا ہو مردم سے ادب  
ہو بسکسا رو نہیں بھی داخل تو  
تو کبھی نہ وارو دشمن کا نو  
ہو اگر کچھ بھی خیال آبرو  
جو کہ آہنک بسکساری کرے  
چھوٹھی باتیں خلق سے ہرگز نہ  
رہ خیانت سے ہمیشہ آب و  
تجسکو گر ہو شوق نام نہیک کا  
تا نو دے دہر میں نہ دیکھیں

### آبرو برے کا بیان

اپنے گوش دل سے سن رکھ سکو تو  
آبرو تیرے ہی نہ مانے میں برے  
آبرو بڑھتی ہے اس سے بیشتر  
دن پہ دن بس آبرو اسکی برے  
کیا عجب بڑھ جائے تیری آبرو

پانچ چیزوں سے ہونا آبرو  
اہل زر ہو کر سخاوت کرے  
برو باری اور وفاداری تو کر  
کام جو رکھے سخا و جود سے  
کام میں اپنے جو ہو مشغول تو

آبرو تیری سخاوت سے بڑھے  
خلق و نیب پر جو کرتا ہے کرم  
ہو ہمیشہ پر دبا و با و فنا  
دشمنوں سے راز تیرا ہونما  
شہر مسامحی سے اگر تیرے تہ کو  
دوسروں کے غیب کو بھانپ کر  
رکھ ہر لے داس سے تو ہر گز نہ کام  
تاکہ تو عالم میں ہو دے سرفراز  
قدر کر انسان کی لے حق شناس  
جو کہ ہے بے قدر و بے غت یثا  
ہو نہ ماعت کی نہ ہو دل میں جا  
ہو جو حاصل تجھ کو دشمن ظفر  
ہو نہ اے تو سدا سے باد قار  
ہو جہان میں با تواضع با ادب  
خلق کے آزاد سے تو دور ہو  
زہر حرص و بغض و کینہ ہر مدام  
صدمت تریاق ہو داناسے دہر  
زہرے تریاق و تیاسے نجات  
ہر عمل سے نان کا دینا ہو خوب  
تو اگر داناسے وراہل ہنر

بے فرو ملعون ہو دے بخل سے  
آبرو دہتی ہے اسکی دہیم  
تاکہ رخ کو تیرے حاصل ہو صفا  
دوستوں پر بھی ہو دگر غیاں  
صرف تو مال امانت کو نہ کر  
تاناہان ہو عیب تیرا سر بہ  
تاناہ ہو تجھ کو پوشیانی مدام  
ہاتھ اپنے کرنے ہر باب و راز  
تاناہو تیری قدر کا اور نکویاں  
اسکو تو مردہ سمجھ لے بیگان  
کیا تو نگریںم و زریں ہو بھلا  
رحم کر اور جسم اسکے عنقر  
اسکی رحمت سے تو رہ امیدار  
صحبت پر ہنر گاران کر طلب  
تاہنر مند دن میں تو مشہور ہو  
صبر و علم و حلم کا تریاق نام  
اور ہے نادان قاتل شل زہر  
زہر سے حاصل نہیں ہوتی حیات  
دوستوں پر کھولنا در کاہر خوب  
جان نادان آپکو تو اداس

### بیان علامت نادان

صحبت طفلان کا اور میل زنان

مرد نادان میں معن ظاہر و نشان

## بیان صفت زندگی

زندگی میں ناخوشی کے دل جو ہو  
 لے پس بدکار جو ہو بالیقین  
 عیب تیرا جو کوئی تجھ سے کہے  
 جو کہ ہو دنیا میں تیرا رہنما  
 ہیں وہی اہل خرد لے حق شناس  
 ہے یہ لازم راز دل ظاہر کرے  
 کام تیرا ہو درست اسے نیک نام  
 زن کے توجہ نہ رکھا کر دام  
 شرع میں جو بات ہو دینا پسند  
 حکم حق سے ہے جو کچھ تجھ پر حرام  
 جب کہ دے اللہ تجھ کو سیم و زر  
 تازہ رو و خوش کلامی سے مدام  
 موت کا تو غم نہ کر لے ہوا ہوس  
 غل و غش سے دل ہمیشہ پاک رکھ  
 کر نہ تکلیف اپنے تو کردار پر  
 نیک خلعتی ہے نہایت خوب چیز  
 اپنے کو کم جان رکھے اے خلف  
 قید شہوت میں جو کوئی شاد ہو  
 گرچہ حاصل ہو کسی ناکس کو مال  
 در پہ ناکس کے نہ جاتا وہی پس  
 کار سازی اہل ہون کی تو نکر

خوے بد سے ہو دیر حاصل مر کہ  
 اُسکو مردہ جان و زندہ نہیں  
 وہ ضلالت سے بچتے باہر کرے  
 اُسکا احسان مند ہو ناہو بجا  
 ہوتا ہے خلق و حیا کا جکوپاں  
 اک حکیم کامل اور اک یار سے  
 رکھ نہ تو خود و مطلبی سوا اپنا کام  
 راز دل اُس سے چھپا یا کر دام  
 اُس سے تو پرہیز کرنے ہو شہد  
 دور رہ اُس سے کہ ہو دے نیک نام  
 کر سخاوت اور تجھیلی تو نہ کر  
 ہو سخی مشہور تو تو زود عوام  
 وقت پر کیا کام آئے پیش و پس  
 کہنے سے ہر وقت سینہ پاک رکھ  
 رکھ نظر تو رحمت غفار پر  
 خلق خلق نیک کو رکھے عزیز  
 سخی ہی آرائش اہل سلف  
 بندہ جان اُسکو اگر آزاد ہے  
 یاد رکھ اُس سے نہ کہہ کر سوال  
 دیکھ کر بھی تو نہ پوچھ اُس کی خبر  
 کام لے اُسے دیکھ اُسے تو نہ

دو شمنوں سے احتراز کرنے کا بیان

اے سپرد شخصوں سے پرہیز کر  
جنگ جو دشمن سے کر پیلے خذر  
اپنے دشمن سے ہمیشہ دور رہ  
بات انسان کو نہ کہ سخت اول سپر  
ہیں وہی خوشنود ہی ہر اہل ادا  
بات اچھی ہو تو بے لہذا  
غصہ کا گھانا ہو سردار و گناہ کام  
ہو نہ مردم سے موافق جو بیان  
بے عیا اور شیخ جو ہو دے سپر  
مانگتا ہے گرامت سے امان

تا نہ پہونچے تجھ کو دنیا میں خضر  
یار نادان سے بھی تو پرہیز کر  
یار نادان سے سدا تمجوز رہ  
تا نہ پھر جائیں وہ تجھے سرسبز  
جو کرین انصاف اور مالکین و داد  
اس سے بہتر ہے کہ ہنایں جبا  
تلخ نہ لیکن ہے شیریں تر دم  
تلخ اسکی زندگی ہے بہر حال  
کیا تجب ہے کہ وہ ہو بد کہ  
تو ہو مردم ہمنشین زیر کان

### جن پیروں سے خرابی آئے انکا بیان

خصلتیں ہیں آٹھ خواری کو سب  
ایک تو مثل ماس اے ہر بان  
بے طلب عوت میں گرجا کوئی  
اور وہ جو جا کے گھر میں غیر کے  
کلام کرنا قول پر د شخص کے  
جو کہ بالا دست بیٹھے صدر کے  
جو نہیں سنتا ہر تیری بات کو  
لارہنی حاجت کہ نہ دشمن سے کبھی  
کر لینیوں سے نہ تو ہر کہ سوال  
کو دک وزن سے نہ کھلا کر سدا

یاد رکھ اُنکو بیان کرتا ہوں اب  
بے طلب ہونا کسی کا سیماں  
تو نہ اُسکو دھیان میں لائے کوئی  
بے سبب بے وجہ سرداری کرے  
جو ہمیشہ جنگ میں ہوں جہل سے  
کیا عجب ذلت اگر ہو دھڑ سے  
سوزنا میں بھی ہوں تو غلامش نہ  
اس سے خواری بھی ہو دنیا میں نہ  
تا کہ خواری سے نہو تجکو مال  
تا نہو دے خواری و زار و مبتلا

بیان باعث زندگانی خوش



ایک تو یار اور طعام خوب ہے  
 اور وہ محسوس ہوئے مہربان  
 خوب تر عالم سے ہر کچھ شک نہیں  
 عقل کامل نام ہے اس چیز کا  
 کیونکہ ہر سبکی رجوع اسکی طرف  
 کب نظر آیا ہے کچھ بے غدو  
 ماتھے میں کب خلق کے ہر خیر و شر  
 غیر حق سے تو نہ کر پار ہی طلب  
 میکان خلق جہاں اس سے بڑے  
 تاکہ تو ابلیس سے پائے امان

حیرت وہ جو دہر میں مرغوب ہے  
 خوب ہی یار موافق ای جوان  
 بات جو تو راست کہتا ہر کہین  
 جسکی قیمت ہووے عالم سے ہوا  
 دشمن حق کو عذو جان امی خلف  
 عیب کے اظہار میں کیا کجک سود  
 مانگ مر طلب اپنی حق سے امی سپر  
 کس سے بند کے کی مدد ہو غیر رب  
 خوف خالق جسکے دل میں گھر کر  
 کر بڑی باتوں سے بنی پتی زبان

### جن چیزیں پر عتقاد نہیں انکا بیان

یاد رکھو کہ جو رکھتا ہے تمیز  
 سمجھیں گے اس بات کو اہل سلوک  
 ہووے بد خو کو نہ ہرگز سرور می  
 رحمت حق کب ہو اسکی جان پر  
 کب وفاداری میں ہو سکے فروغ

یا پنج شخصوں میں نہیں ہی مانج چیز  
 معتد ہوتا نہیں ہر جب مانوک  
 بامروت سفلہ کب ہووے کوئی  
 جسکے سینے میں حسد ہوئے سپر  
 جو کہ ہو کذاب اور بولے دروغ

### بیان نصیحت و خیر اندیشی

صاحب بخت وسعادت ہووے  
 بند کر لیوے ملاست سے زبان  
 راہ پر لا اسکو تا پائے ثواب  
 بوجہ اپن رکھ نہ ہر غیر کے

عادت ان باتوں سے جو رکھے کوئی  
 عیب نشان کا اگر ہووے عیان  
 زیر پا جسکے ہو راہ ناصواب  
 دور رکھ رحمت کو اپنی خلق سے

## بیان تیسریم

رستگاری کا جو تبحر و شوق ہو و کیمن حکم قضا کو چاہیے اور نہ کر ناغیبہ پر جو روحنا جسکو ہو دے دانش و عقل و تہیز ایسا صدقہ ساتھ ہو جسکے ریا گر عمل خالص نہ ہو دے مثل زر تا کہ تو دنیا میں دو لہند ہو	نہ نہ ان باتوں سے پھیرا نہ کیجو و ہونہ مبادلہ سہ رضا کو چاہیے ہیں یہ باتیں جہین ہر اہل صفنا غیر راہ حق یہ کب دیکھ کوئی چیز ہو نہیں سکتے مقبول خدا کھوٹے پر صراف کی کیا ہو نظر دور رکھ حرص و ہوا سے نفس کو
---	---

## بیان کراست حق

ہے کہ استہائے حق یہ چار چیز ایک تو صدق زبان و وقت کلام تیسرے سخاوت کو سمجھ فضل الہ تو نہ ہو ہر گز محب سود و خوار جسکو دین اللہ نے خیرین یہ چار جسنے ظاہر راز کو تیرے کیا جو کہ ہو دے مانع عشر و زکات ایسے شخصوں سے مناسب ہر خذر	یاد رکھ یہ بات لے اہل تمیز دوسرے حفظ امانت ہو مدام غور کر اس میں جو رکھتا ہے نگاہ کیونکہ ہے وہ دشمن پروردگار ہے وہ بیشک مومن و پرہیزگار پر خذر رہنا ہی بس اس سے بجا یا او غفلت سے کرتا ہو صلوٰۃ تانا پونچے نار و زخ سے ضرر
--	---

## غصہ کھانے کا بیان

عمر کی لذت کی گز خواہش ہے حسرت کی خو نا موافق ہو اگر نگیہ دولت پر نہ کر اسے نیکذات جب نہیں ممکن قضا سے بھگانا گر ہوئی حاصل نہ جسکو کوئی چیز	کر خذر ہر وقت ختم و قہر سے اپنی خو کو تو موافق اُٹنے کر یاد رکھ یہ ناصح مشفق کی بات راضی ہے ہونا قضا سے ہر بجا اس میں بھی خرسند ہو تو اسے عزیز
---	--

ہو موافق دوستوں سے تو مدد تاکہ حاصل ہوں تیری مطلب کام

## بیان جہان فانی

دیر فانی میں وہی ہے معتبر  
ہو فانی یہ جہان لے نیک نام  
جسے غم میں کی ہو غمخواری تری  
روزِ نعمت میں ہو تو جسکا شریک  
جب عطا دولت کرے شکر خدا  
جو کہ غم میں تیرے یار غم رہا  
ہو نہ جسکے دل کو کچھ خوف و خطر  
جو رسے ہے مہر سے کیا اسکو کام  
کر شر کیا پنا سے شادی میں بھی  
روزِ محنت میں وہ ہو تیرا شریک  
دوستوں سے بھی مدارا ہو بجا  
ہو دیر شادی میں بھی وہ ہمدرد ترا

## بیان معرفت اللہ

کر تو حاصل معرفت کو اولیٰ سیر  
جو کہ خالق کا ہو عارف با صفا  
جو نہیں عارف نہیں زندہ بھی  
معرفت جس شخص کو حاصل نہ ہو  
نفس کو اپنے جو پہچانے والا  
ہو وہی عارف جو ہو دیر حق شناس  
سینے میں عارف کے ہو مہر و وفا  
معرفت جس شخص کو بخشے خدا  
ہو دیر کیا عارف کو دنیا کا خیال  
ذات حق میں ہو مہر و عارف فنا  
رکھتا ہو عارف سدا مولیٰ کو کام  
ہست عارف بہت با اللہ ہر  
تاکہ پائے اپنے خالق کی خبر  
وہ فنا میں دیکھ لے نبی بقا  
قرب حق اسکو حاصل کب ہوئی  
کس طرح حاصل کرے مقصود کو  
حق تعالیٰ کو تو جانے با عطا  
جو نہ ہو عارف وہ ہو کوناسپس  
کام عارف کے ہوں سارے با صفا  
غیر حق کے ہونہ اسکے دل میں جا  
اسکو اپنا بھی نہیں ہو تا خیال  
گر نہ ہو فانی تو عارف کب ہوا  
اسکو کیا دنیا ہو کیا عقبیٰ ہو کام  
کیونکہ عارف خود فنا فی اللہ ہر

## بیان درست دنیا

دیکھے دنیا کی آب کس سے مثال  
ہو یہ دنیا صورت خواب و خیال

<p>جس گڑھی بیدار ہو تو خواب سے          جیسے تھی وہ شخص چنا کر ہوا          تیرے رزن سے جہان بے وفا          مرنے کو آغوش میں جوتی ہو جا          خواب میں شوہر کو رہ پاتی جو جب          چاہیے تجھ کو غم نہ پڑے نہ</p>	<p>چیز کوئی بھی نہ حاصل ہو تجھے          کچھ نہ ساتھ اپنے جہان کی لیکیا          اپنے شوہر کو لکھاتی ہے سدا          مکر سے لیک ہے دل کا بھرا          کام کرتی ہے تمام اسکا رہا          ایسی نکارہ سے رہنا پڑے نہ</p>
---	---

### بیان نیک

<p>غم کر پرہیز گاری میں بہ          شہر دین آباد کرتا ہو ورع          جسکو ہو پرہیز گاری کا خیال          ہو ورع کے اہل عالم ستکار          ہو ورع سے جو کوئی آ رہتا          جسکو حق کی دوستی کی ہوتی</p>	<p>چاہتا ہے گر کہ ہو دے مقبر          لیک کرتی ہو اسے ویران طبع          اسکو ہو غیر خدا کا کیا خیال          ہو دے رسوا اگر نہیں پرہیزگار          کہتا ہے ہر کام وہ بہر خدا          شب کیا کاذب ہو کر ہو بے ورع</p>
--	--

### بیان تقویٰ

<p>جہان تار و دھریں تقویٰ ہو گیا          جو کہ زائد ہوا اگر ہو دے حلال          جب ورع ہوا اور ہو علم و عمل          ناگہان سے زود ہو تھکے گناہ          جب گناہ نقد سے زود ہو گیا          کاہلی بھی ہے انابت میں خطا</p>	<p>ترک شہوات و حرام ای خوش لقا          جانیں گے اہل ورع اسکو وصال          کہ ترک اخلاص کہ ہو جو خلل          توبہ کر اور مانگ خالق سے پناہ          توبہ نہیہ سے ہو دے نفع کیا          اور اسید زندگی بے وفا</p>
---	---

### بیان فوائد خدمت

<p>کر سدا خدمت تو ملے عالمی نزا</p>	<p>تا ہو تیرے زیر ران اسپر مراد</p>
-------------------------------------	-------------------------------------

جو کوئی بایں خدمت مردان کرے جو کہ خدمت کے لیے باندھے کہ صاحب کوئی جو کوئی خدمت کرے ہونگے وادخام رزقت کے باب جبر میں غلام ہوں یا خوان کے شفع ہو دے خادم عاصی و فاسق اگر دیتا ہے خادم کو حق مستعان بہر خدمت جو کوئی باندھے کہ جو کہ خادم ہو وہ پاتا ہی جنان	اسکی خدمت کنبد گردان کرے ہو دے آفات جہان سے بے خطر حق اسی دولت و مروت کرے حشر کے دن بوز عذاب و عذاب ہو دے جنت میں مقام انکار فیض عابد مسکے ہے وہ خوشتر اجر و فرد صائم و قاتمان بائے نخل معرفت سے وہ مثر اسکو حاصل ہو ثواب غایان
---	---

### بیان صدقہ

تا امان دے بجو تہ گردگار صدقہ دے ہر بامداد و ہر گاہ خیر کی جس شخص کو عادت رہے خلق پر نیکی کرے جو بے گمان خلق کو جس سے ضرر پہونچا ورا جو نہیں دیند ارب ہو شکار گرے مومن فخر تو کر و رع کی بذورع کب صاحب ایمان ہوا جو ہے بے توفیق کیا تو بہ کرے	صدقہ دے ہر دم نہان آشکار تا کہ دے خالق بلا کون سے نہا بیشک دے شہد عمر اسکی بڑھے خلق میں ہو بہترین مردان خلق میں اس سے نہیں انسان بڑا عقل اسکو کب ہو جو نہا بکار کس نہ ہے قہر خدا سے ایمنی بوحیا کب صاحب احسان ہوا گر نہیں تحقیق کیونکر حق سے
---	--

### بیان تقسیم مہمان

خاطر مہمان کو تو کر اختیار اپنی روزی آپ لائے مہمان	سہیلانی ہی عطا کر دو گار اور لے جائے گناہ میر بان
---	--

جو کوئی زرق کے دشمن ہے ہو  
اسے برادر رکھ تو مہمان کو غریز  
جو کوئی مہمان کی خاطر کرے  
آمد مہمان سے جو ہو دوسری ملول  
جو کوئی بایں خدمت مہمان کر کر  
دیکھے جو مہمان کو چشم مہر سے  
تو تکلف دور کرے مینزبان  
اسے پس مہمان کی اغوا کر  
سیہما نی ہے عطا ہائے کریم  
تو گرہ میں زرنہ رکھ عارف جو ہو  
دوسرے کا تو نہ ہو مہمان کبھی  
لطف مہمان پر کر جو صبح شام  
جو کوئی مہمان تیرے گھر میں ہو  
اسے پس زائد ہو یا کہ ہو دوسری کم  
گر سنون کو نان دے بہر خدا  
برہنہ کو کپڑے تو دیسے اگر  
کپڑے پہنائے اگر تو غور کو  
کام تجھ سے نکلے گر محتاج کا  
بخت و دولت جسکے ہو جائز ہیں یا  
کھانا ہر گز اسے پس نہ ان پھیل  
نان ممسک ہو دوسری باعث رخ کی  
کب ہوئی نیکی خیسون سے بھلا  
خسبہ کو اپنی طرف نسبت نہ کر

اور اس کے مہمان مسکن ہو ہو  
چشم حق میں تاکہ تو بھی ہو غریز  
واسطے اس کے ورجنت کھلے  
اُس سے آزدہ ہو اللہ و رسول  
آپ کو شایستہ زیوان کرے  
بہرہ پائے لطف سے اللہ کے  
تاکہ مہمانی نہ ہو تجکو گران  
در کو تو کفنار پر بھی باز کر  
جو پھر کے اُس سے وہ ہو جائے نسیم  
بند مہمان پر نہ کر و روانے کو  
سیہمان سے تو نہ ہو نہان کبھی  
دہر میں بیشک وہ ہو دوسری نیکنام  
تجکو لازم ہے کہ تو دے کھانے کو  
چاہیے درویش پر کرنا کرم  
تا بہشت عدن میں ہو تیری جا  
رحمت حق ہو دوسری تیری جان  
رخ ترا کو نین میں پُر نور ہو  
سر ترا شایستہ ہو دوسری تاج کا  
کرتا ہے نیکی نمان و اشکار  
ہے بری مہمانی خوان تجیل  
ہوتی ہے وجہ صفایان سخا  
سقف ویران کو ستون سے کام کیا  
نیک کر تو دیکھ کر بد سے خدر



### بیان علامت احمق

<p>یاد خالق سے رہے غافل مدام کاہلی ہووے عبادت میں ہند یاد خالق سے کبھی غافل نہو احمق سے راہ باطل میں رہے تا عذابوں سے ہو محشر میں رہا اور احمق کو نصیحت تو نہ کر آپ کو ہر ایک سے توجان کم کر نہ تو مال یتیمان پر نظر کیسا ہمد کہ نہ اپنے دل سے بھی بے طمع ہووے ہر میں کہے تمیز</p>	<p>تین احمق کے نشان ہیں لاکلام ہووے رائد کوئی عادت میں ہند اسے پس تو احمق و جاہل نہو یا و حق میں جو کوئی غفلت کرے کر نہ نام نہ مانی حکم خدا تا بے شیطان نہو تو اسے پس حکم نروان میں نہ ہرگز ناروم اسے پس نہ ماحرمون سے کر حذر راز کو کہنا نہ ہمد سے کبھی تا کہ ہو آزاد و مقبول اسے عزیز</p>
--	---

### بیان علامت فاسق

<p>دل میں اس کے شہر بھرا ہو بگیان اور قدم رکھے نہ راہ راست پر</p>	<p>خصلتیں ہیں میں فاسق میں عیان خلق کے آزار پر رکھے نظر</p>
---	---

### بیان علامت شقی

<p>احمق سے وہ سدا کھائے حرام ہووے اہل علم سے اسکو گریز دور تجھ سے تار بے نار سموم عیب ظاہر کر نہ انسان کا کبھی اور عذاب گور سے اندیشہ کر</p>	<p>تین باتیں ہوں شقی میں لاکلام بے طہارت ہو نہ ہووے صبح خیز کر نہ ہرگز دور می اہل علوم اہل عالم کی نہ کر ہرگز ندی پاک رہ تو اور پاکی پیشہ کر</p>
--	--

### بیان علامت بخیل

تین ہن ظاہر بخیوں کو نشان سامون کو وہ سدا ترسان رہی رو میں بلجائیں جو خویش و ششما کس کو اُسکے مال سے ہونا بدہ	یاور کھنا تجھ سے کرتا ہوں بیان بھوک کی شدت سے بھی لڑان رہی مسلمہ گدے اُسے کہ کمر حباب اُس تو حاصل ہووے کس کو فائدہ
--	---

### بیان مساوت قلب

تین ہن میدان نشان سخت دل ایک تو کرتا ضعیفوں پر چھا بند و وعظا سپر نہیں کرتے اثر جان لے مڑے ہن یہ اہل جان	جس ہو ہو دی سنگ آہن بھی غل اور قناعت کا نہ کرنا دوسرا اُسکے دل پر کچھ نہ ہووے کارگر کب ہو کوئی ہن نشین مردگان
---	--

### حاجت مانگنے کا بیان

مانگ حاجت اُس سے جو ہو خوبرو کام مومن کو اگر تجھ سے پڑے حاجت اپنی مانگ تو سلطان ہو تو وفات دشمنان سے خوش نہو	زشت رویوں سے نہ ہر گناہنگ تو سعی کر اُس میں جو تجھ سے ہو سکے تجھ کو کچھ حاصل نہو دربان سے کان سے بھی سن نہ ایسے ذکر کو
---	---

### بیان کار ہامی نیک

کر قناعت اپنا پیشہ لے عزیز صبح کو اٹھ کر تو بتفقار کر ہمد مومن کی اپنے تو غیبت نہ کر روز جب پیدا ہوا تار سحر جسکے دل میں ہو نہ خون حق ذرا	فقر سے کوئی نہیں گریخ خیر اپنی فرصت پر ہمیشہ رکھ نظر غیر شیطان پر کبھی لعنت نہ کر توبہ گرا اپنے گنہ سے اے پیر اُسکو ہر تے سے ڈراتا ہے خدا
---	---

رو نہ کہہ کر غریبوں کا سوال  
عاریت کا جو تیرے پاس مال  
عاریت کی چیز دے دے لئے سپر  
دہرے لے سکے ہوا حاصل نہیں  
راہ حق میں جو دیا وہ ہے ترا  
تھوڑے میں خالق سے جو رضی ہوا  
پل کی صورت ہو جان بیونا  
جو کہ کرتا ہے سہریل پر مقام  
مانگتا ہے کیا خدا سے تو غنا  
فقرو رویشی جو مومن کو شفا  
فی الحقیقت ہن عدد اولاد نور  
امن اولاد کم کو یاد کر  
بود و نیاسے نہیں مرد و نکو سود  
صدق و جود دل کو همان نور کے  
جو کہ ہن بند زیادت میں نام  
جان دی دیتے ہن جو مرد خدا  
رکھتا ہے جو کچھ روح حق میں وہ دے

تاکہ سن لوئے خدا تیرا سوال  
چھوٹ جائی کر تو ہو سچ و مال  
ساتھ اپنے کون لیجا تا ہے زر  
کیسے دست گزارا رک دو گز زمین  
بے بلا ہے جان جو تجھ سے رہ گیا  
اسکی حاجت کو خدا بر لا گیا  
جلد ہی اس سے گزرنای بھلا  
ہو وہ دیوانہ نہیں اس میں کلام  
مال و زر مومن کو ہے رخ و غنا  
آمین حاصل ہو وہ مومن کو صفا  
ظاہر ہن نور انکھون کے اگر  
تجھے چھٹ جائیگے یہ سب مال و زر  
انکو کیا اندیشہ نابود و بود  
کافی ہے اک خرقة اک لقمہ سے  
وہ نہیں اہل سعادت لا کلام  
آسمان پر مارتے ہن پشت پا  
تاکہ جو کچھ چاہیے تجھ کو ملے

### بیان نتیجہ سخاوت

تو سخاوت میں اگر کوشش کرے  
تو ہو مشغول سخاوت ہر گھر میں  
ہو سخی کے چہرہ میں نور و صفا  
حق نے لکھا ہے در فردوس پر  
ہو جسم سے سخی کو کام کیا

بعد شدت مجبوا سایش ملے  
دور خن ہو تا نہیں مرد سخی  
ہو وہ جنت میں قرین مصطفیٰ  
انجیا کی بی جگہ ہے سر سپر  
قدورخ میں بخیلون کی ہر جا

وہ سقر میں ہندم ابلیس میں بلکہ اُس کا دیو پوچھ کر کب ہو کر بہشت اہل کبر و تجمل کا ہو کر مقام تجمل سے اور کبر سے تو دور رہو تاکہ ہو دے دل ترا تائبندہ تر	کار اہل تجمل سب تلبیس ہیں ہو نہ مسک کا گدے ہو کر بہشت گوشہ دل سے سقر چھکا ہر نام تو سخاوت میں نہ رہا مشہور ہو ہو سخی اور تو تو واضح پیشہ کر
---	---

### بیان کار ہائے شیطانی

جو کہ رحمانی ہو اُس پر ہو عیان فعل شیطانی ہر بیشک و پیر کیونکہ شیطان دشمن انسان ہے بے خطر اُس سے نہ رہنا تو مدام	خصالتیں ہیں چار شیطانی ہیں ایک سر آجائے زائد چھنیک اگر خون بینی عشوہ شیطان سے ہے قر ہے اور انگڑائی ہر شیطان کا کام
---	---

### بیان علامات منافق

کیونکہ ہے انکی جسم میں جگمگ جو کہ مقہور می کو باعث ہیں ہیان ہو کر جسکے قول میں لاف و کراف اور امانت میں خیانت وہ کرے کب ہر اُس کے چہرے میں نور و صفا یارب اُس سے پاک ہو کر و حزمین تیغ اُس کے قتل پر تو تیر کر کیا عجب جا اُسکی قعر چاہے ہو	جو منافق ہیں تو اُن سے دور رہ تین ہو تو ہیں منافق کے نشان جو کہ ہو بیان شکن وعدہ خلاف سو منوں کی وہ اطاعت کم کرے کب منافق سے ہو وعدہ وفا جو منافق ہو نہ ہو و ہو و امین تو منافق سے سدا پر ہیز کر گر منافق کے کوئی ہمراہ ہو
--	---

### بیان علامت متقی

تین ظاہر ہیں نشان متقی اے پس تو یار یار بد نہو جھوٹی باتیں متقی کرتا نہیں وہ حلال و پاک سر کھتا جو کام	کب شقی ہو اسکو جو نسبت کوئی تاکہ تو مشغول کار بد نہ ہو راہ باطل میں قدم و پھر نہیں کب وہ ہو ویر قیدی و اہم حرام
---	--

### بیان علامت اہل جنت

حاصلتین تین ہوں حسین عیان شکر نعمت کر بلا میں صبر کر جو کہ استغفار پر رکھے نگاہ جو کوئی اللہ سے اپنے ڈرے و مہدم جو کوئی کرتا ہو گناہ ہر گھڑی ہر لحظہ استغفار کر خیر اپنے ہاتھ سے کر لے پس تو جو خود دے اک درم ہر فائدہ دے دیا ہو تو نے جو کچھ پھرنے یہ وہ صورت ہو کہ کوئی ڈرے چیز کوئی گر پس کو دے پد مال و زر سے خوش نہو تو اک ذرا	اوسکو حاصل ہو ویر جنت بیگان تاکہ روشن ہو ترا دل لے پس نار و وزخ سے لے حق ویر پناہ اور گناہوں سے سداً توبہ کرے نار و وزخ سے نہ پائے گناہ مفسدون کو اور بدوں کو کر حذر خیر کو تو وقف کر ویر پیش بعد تیرے سو بھی دین تو نفع کیا گو کہ تو ہو جاے عاجز بھوکے پھر کرے قصد اسکے کمانیکے لیے بیگان نا زبان و خندان ہو پس پھیر کر تو پھر نہ لے جو دے دیا
--	--

### ان چیزوں کا بیان جسے دنیا میں خوش ہونا نہیں چاہیے

شادی دنیا نہیں جو غم سے کم نہی لا تفرح میں کچھ تو غور کر دوست کس بق شادمانی کو کھے محنت و غم کا تو جو گر ہو مدام	فائدہ اوسکا نہیں ماتم سے کم جاے شادی کب جو دنیا ای پس بات یہ میں نے سنی استاد سے سوے دلجو پھیر دل ای نہ کیا
---	--

گر خوشی ہو فضل حق ہو ہے بجا  
ہو خوش بندوں کی یہ بیخ و الم  
نکد انہی سب کو ہوئے لے پسر  
نیت ہی تجکو کیا خالق نے ہست  
عمر بھر تو بندہ معبود رہ

ورنہ دنیا کی خوشی کی اصل کیا  
جو فرج و صوفیہ سے ہوا سکا یا رعم  
کس لیے پیدا ہوا ہے فکر کر  
تا کہ تو عالم میں ہو و حق پرست  
باسحت و با حیا و جو درہ

### نصیحت و نتیجہ دین و دنیوی کا بیان

صبح کو ہرگز نہ سو تو اسے پسر  
سونہ ہرگز اسے پسر تو وقت شام  
و حیان کر قول حکیمان پر ذرا  
اسے پسر تنہا نہ کر ہرگز سفر  
ہاتھ کو ہرگز نہ اپنے منہ پر مار  
دیکھ تو شب گونہ ہرگز آسنا  
گھر اکیلا ہو جو اور تار یک ہو  
ہاتھ منہ می پر نہ مار اگر سدا  
چارپایوں کی اگر دیکھے قطار  
کر سدا اور گاہ خالق میں دعا  
تا کہ پائے عمر عالم میں سوا  
تانا روزی تیری کم ہو لے پسر  
جو کہ باندھے عشق و عھدیان پسر  
رزق کم کر دیوے گفتار و رزق  
خواب را بد ہو و وفا قہ کا سبب  
آپ کو جو خواب میں عیان کرے

نفس کو تو کر نہ بد خوابے پسر  
کیونکہ ہے اس وقت کا سونا حرام  
دھوپ اور سایہ میں سونا ہو بُرا  
کیونکہ آس میں تجکو ہو خون و خطر  
عالموں سے بات یہ ہو یا دگار  
دن کو گر دیکھے نہیں اس میں خطا  
چاہیے ہمد کو فی نزدیک ہو  
صاحب علم اسکو کہتے ہیں بڑا  
در میان اس کے نہ جا تو زینار  
تا بڑھائے آبر و تیری خدا  
بے ریائی سے تو نیکی کر سدا  
کر ہمیشہ تو گناہوں سے حذر  
رزق اُسکی ہو وے نقصان و ضرر  
بات میں کتاب کو کب ہو فروغ  
نہند کم کر کر تو بیدار می طلب  
وہ تو بے رزق کا نقصان کرے

بول جو غریبان کرے ہو وی فقیر  
ہر جنابت میں ہر اکھانا طعام  
تانا پارے پائونکے نیچے نہ ڈال  
گھر کو بیٹا رووے نہ شب کو لے سپر  
باپ مان کو اگر بیکارے لیکے نام  
کر نہ تو ہر خوب سے ہر گز خدال  
یا کس ہاتھوں کو نہ کر تو خاک سے  
بیٹیہ جو کھٹ پر نہ کر دھیان کر  
پہلو سے دیر رہ کبھی کیس نہ کر  
جسم پر اپنے کبھی کپڑا نہ ہی  
پوشیدہ واسن سے نہ اپنا سندھ کبھی  
سیر کو بازار کی جالیانہ کر  
سندھ سے لینے گل نہ کر ہر گز چراغ  
اپنی دھڑھی کو کسی دن اوی سپر  
تانا پارے نے فقیروں کو نہ بول  
دور کر مسکن سے تار عنکبوت  
خرج کر انداز سے لے بے خب  
دقت رس گر ہو تو کچھ تنگی نہ کر

اور ہو سے ناتوان و زار و پیر  
کام یک ہی پسند خاص نام  
حق سے نعمت کا جو کرتا ہی سوان  
خاک رو بہ بھی نہ کر کو تو زیر سپر  
نعمت حق تجھ پہ ہو جائے حرام  
تانا پڑ جائے کہیں تجھ پر وبال  
دھونڈھ پانی ہاتھ دھوئی گلیے  
رزق کھٹ جاتا ہو آسین رسپر  
لے سپر کر اسی فصاحت و خذر  
سیکھ ادب تو تاکہ ہو وی آدمی  
رزق کھٹ جانیکا تیرا اس کو بھی  
جب نہ آسے فائدہ آسین نظر  
تا دھوان سے یر نہ ہو تیرا مرغ  
غیر کے شانے تو کس قدر نہ کر  
فقر پارے تو فقیروں کو نہ بول  
کیونکہ وہ ہر باعث نقصان وقت  
اپنے زخم خشک کو تازہ نہ کر  
تانا قبر حق ہو تیری جان پر

### بیان فائدہ صبر

صابر و ن میں تاکہ ہو تیرا شمار  
تو اگر ہو آفتون میں ترش رو  
تو بلاؤں میں اگر حساب نہیں  
صبر نہ کر ہر گز شکایت تو نہ کر

بختیوں میں غم نہ کر مومن نہ ہر  
آپ کو سپر صابر و ن میں گن نہ کر  
پیش اہل صمدت تو شکایت نہیں  
تو نہ ہو شام کی خدا کا لے سپر



مخزور و دیشی نہیں ہے گر ترا  
گر کرے تو کام حسب حکم رب  
بندہ خدمت سے اگر عقبی کو پہنچے  
خدمتی حرمت تو ہوا رام دل  
گر مہنون افعال تیرے برخلاف  
تجکوا کر ہووے خوشی کا انتظار

تجکوا اہل فتنہ سے ہو رہا گیا  
ہو دی حرمت تیری خدمت کی ریب  
کیا حرمت کی حسب مولانا کو لے  
ہو دی مقبل خدایتوں و آفات گل  
صبر پر اپنے تجھے زیبا پر لاف  
آفتوں میں صبر کو کر اختیار

بیان تجرید و تفرید

جسکو حاصل ہو صفا تجرید سے  
ترک دعا کا ہے تجرید کے پیر  
ترک شہوت اصل ہے تجرید کی  
ایکباری دے جو شہوت کو طلاق  
یاد کر ہرگز نہ غیبا اللہ کو  
اعتماد اللہ جب ہو بگیاں  
بسر عقبی نشت یا دنیا پر مار  
ہو سعادت سے جو حاصل یہ مقام  
باتھ جب دنیا سے دھوکہ برحق  
ہو محبہ و تو اگر تو مرد ہو  
محبہ و عجب و خود رانی نہو  
کورہ انکشت سے رکھے جو کام  
اور جو عطار کے بیٹھے تریب  
ہم می صاحب کی کہ منظور تو  
کہ نہ ہرگز لے پس نظام سے میل  
ہو یہ لازم ظالمون سے کہ گریز

ہوتا ہے شامل وہ اہل و یک  
ہے ہی معنی تفرید کے پیر  
قطع شہوت بلکہ ہے یکبارگی  
کیا عجب تفرید میں ہو جطاق  
تجکوا تا تجرید کی امید ہو  
ہو و تو مطلق اس گھڑی تفرید جان  
اور لباس فاخرہ تن ہو اوتار  
صاحب تجرید ہووے لا کلام  
تب سے تفرید سے تجکوبق  
تا ہے ہر سر پہ جا تو گر دہو  
و تدرانی جان ہر جانی نہو  
وہ دھوان سے ہو سیہ رو لا کلام  
ترو ماغ اسکا ہو لڑجے نصیب  
رند اور قلاش سے رہ دور تو  
یاد رکھ ورنہ بگڑ جائیگا کھیل  
تا جلا و لو سے نہ تجکونا رتیز

<p>کیونکہ کوشش تند خلق آزار ہے صحبتِ فاسق سے توبہ کا رہو وہ حرمِ خاص حق میں پایہ بار صل حاصل ہو ورنہ کھو فرج سے تو ضلالت میں پھنسے رو کیف و کم جہل سے محو بطلالت جو ہوا اور سخاوت میں سدا مشہور ہو حشر میں اوسکی جگہ ہوگی سقر تا کہ عالم میں نہ توبہ نام ہو قہر سے مالک کے ڈر ہو صبح شام تا جہنم میں نہ توبہ اگزر</p>	<p>صحبتِ ظالم بربگ نار ہے صحبتِ صالح سے توفیق دار ہو جو کوئی ہو صالح و عابد گیار رہ نہ ہرگز دور راہِ شرع سے گشتِ سعادت سے کبے باہر قدم رہسہ و راہِ ضلالت جو ہوا حق طلب کر کار بد سے دور ہو جو نہیں چلتا ہے راہِ راست پر راہِ شیطان میں نہ کہہ لو کام کو ساکب راہِ حقیقت کو مدام بر خلافِ نفس کر کام ایو پس</p>
---	--

### بیان بخشش الہی

<p>جس میں ہو دینِ مجتمع وہ پاک حق اور سخی ہو اور تارہ رو بھی ہو اور نہ ہو اسکو خیانت کا خیال پس وہی ہو مومن و پرہیزگار</p>	<p>چار چیزیں ہیں کراستہائی حق ایک تو وہ ہے کہ ہو دیر راست گو اور وہ رکھے امانت کا خیال حق عطا جسکو کرے چیزیں چار</p>
--	--

### جو شخص دوستی کے قابل نہیں اسکا بیان

<p>دوستی کی تو طمع اُس سے نکر یار تو او سکونہ جان اپنا بھی کر ہمیشہ ایسے شخصوں کو خذر اُس سے کر پرہیز سن لے میری بات</p>	<p>یار بد ہووے زبان کا راوی پس جو کہ ظاہر کرتا ہے تیزی بدی دوستی تو بادہ خواروں سے نکر اور وہ شمع نہ دیوے جو زکات</p>
--	---

سو د جو مانگے تو اس سے کر حذر  
اویسید کہ سو د خوارون سے حذر  
جو کوئی انسان سے لیوے رہا

یا نون پر تیرے کھے وہ فرق اگر  
اؤ نکا دشمن سے خدا کو داوگر  
شان میں اوس کی نہ کہ تو حرا

### بیان غمخواری مردم

کر تو غمخواری بیمار ہے  
ہو سکے تو پیاسے کو سیراب کر  
کر یتیموں کی بھی غمخواری ہلا  
جب کہ روتا ہے یتیم کو مہربان  
جو یتیموں کو رولاتا ہے بیان  
جو ہڈا مٹا ہے یتیم خستہ کو  
راز سیراج کو کوئی ظاہر کرے  
رکھ جوانی میں تو پیرون کو عزیز  
کہ ضعیفوں کے مدارا تو دہام  
تو اگر ہو سیر تو روتی نہ کھا  
حاصل کم بخت کو راحت ہو کیا  
جان دشمن تو منافق کو سدا  
رہ ہیستہ طالب قوت حلال  
جو کہ ہووے طالب قوت حرام

کیونکہ یہ ہے سنت خیر البشر  
مجلسوں میں خدمت صحابہ کر  
تا ترسی عزت کرے خالق ترا  
عرش کو ہوتا ہے لرزہ ناگمان  
مالک اس کا بچو کیا گناہ  
اس کا بسکین عدل میں ہو سید  
تو بکولارم ہو کہ دور اس سے رہے  
تو بھی چشم خلق میں تامل غریب  
اس جہان میں اولیا کا جو یہ کام  
تا ہووے تن میں مردہ دل ترا  
کاذب بہ بخت میں ہو کب وفا  
تو ہو دشمن او کا اسکے فعل کا  
صاف تیرا دین ہو تو مثل لال  
تن میں اس کے مردہ ہو دل لاکام

### بیان صائم رحم

کے خبر خویش و آقاب کی سدا  
بدین تیرے اقربا اگر بیگمان  
اپنے خویشوں سے جو پرگاہ رہا

عمر تیری اس سے ہو جائے بڑا  
چیز قطع جسم سے بدر گمان  
ہو بدی میں نام افسانہ ترا

## بیان فطرت

خونِ حقِ سِوِ دلِ مینِ دُنا ہو پیر  
اسکی طاعتِ سعادت ہو خدا  
اور ضعیفوں پر کرے حسانِ مدام  
وہ سخی ہو تنگدستی میں سدا  
تا تجھے فضلِ خدا آئے نظر  
عیب و شمن کب کہے انکی زبان  
ہو غم و شمن سے بھی اندوہناک  
گر ہو اوہ مورِ دُخِ مدام و جفا  
ہو مرادِ نفس کا او سکو نہ غم  
ایمنی کی راہ لے پھر ہوئے تباہ

کیا ہو مرد کے کچھ بھی ہو جگو خبر  
جو کرے قبل گستاخ تو بہ سدا  
نیکمِ دون کا کرے جو کوئی کام  
اور جو کوئی کہ ہو مردِ خدا  
صحبتِ مروان مین رہ تو او پیر  
جب مین مروانِ خدا کا ہو نشان  
مرد کب چاہے کہ ہو دشمنِ ہلاک  
مرد کب انصاف کا طالب ہوا  
جو کہ رکھے راہِ مروان مین قدم  
اے پیر پہلے تو کر ترکِ مراد

## بیان فقر

مین میان کرنا ہوں تجسے او پیر  
بشعنی دکھلا دے اپنی خلق مین  
اپنے دشمن پر کرے لطف و کرم  
وقتِ طاعت مین ہو شیرِ نرین  
لا غری مین بھی دکھائی فریبی  
تا ناگہ رکھے تجھے پروردگار  
تاکہ حاصل ہو وہی حُسنِ لاکلام

فقر کیا ہے گر نہیں جگو خبر  
بے نوا کر ہووے کوئی دلِ مین  
گر سنہ ہو اور پھرے سیر کی کا دم  
جو کہ ہو زار و ضعیف و ناتوان  
خونِ سِوِ دلِ مین رکھے اور دستِ تنی  
سایہ و رویش کو کر اختیار  
ہنشین کی کر فقیرِ دن کی مدام

## غفلت سے چوکنے کا بیان

کون ہے غیر از خدا فریاد رس  
ساکبِ راجد و باطلِ نہو  
چشمِ عبرت واکر اور خاموش رہ

آفتون مین یاد کر خالق کو پس  
اپنے خالق سے گنجی غافلِ نہو  
ہو نہ خندان ہے یہ رو نیکی جگہ

حرص سے تو مور کی صورت پیدا  
 جب کہ تو لڑکا نہیں بازی نہ کر  
 نفس کو طاقت نہ دی ماری نہ تو  
 جالے تہمت میں کبھی اصدانہ جا  
 ہو نہ امین تو عدد و رکھتا ہی جو  
 اسے پس کر ترک راہِ فسق کو  
 ہی سفر دریش کے کچھ زاد راہ  
 ہو نہ ہر گز طوق و غل سے خط  
 آگ سے ڈر ساز گاری پیش کر  
 سب کا جب ہو گا سقر سے گذر  
 آگ ہے رکھی ہوئی آگے تے  
 رہ میں عقلمی سر ہی بار گران  
 ایک دن آئین کار و زبر ستخیز  
 اسے پس راہ شرفیت پر تو چل  
 تابع فرمان حق تو ہو سدا  
 کرتے نافرمانی حکم خدا  
 تابشت عدن میں تو پایو گیا  
 تاکہ ہو مسکن ترادار السلام  
 شاد رہے جو سدا و خستہ کو  
 یہ نصیحت جو کوئی لائے بجا  
 یا خدا تو ہم سبھوں پر رحم کر  
 ہم گنہگار اور ہیں عاجز مسدا  
 دور رکھ یا پاس تو اپنے بلا

یاد رکھ ہر اک طرف ہر گز نہ جا  
 ساتھ شیطان کے تو بازی نہ کر  
 کرنے ضایع عمر بدکاری سے تو  
 راہ حق میں مثل نابینا نہ جا  
 زیر سقف بے ستون ساکن نہ ہو  
 دہر میں تو سحرہ شیطان نہ ہو  
 عمر کو تو جان برباد و تباہ  
 نفس بد کو یا نون سے برباد کر  
 اور عذاب و قہر سے اندیشہ کر  
 جائے شادی کب ہی دنیا ایسی ہے  
 کچھ نہیں ہو خوف تجھ کو آگ سے  
 باز تیرا غیر سے اٹھے کہاں  
 تجھ کو خالق سے نہیں ممکن کہیز  
 جلد زندان ہوا سے تو بھل  
 تاکہ پائے جنت رضوان میں جا  
 تا عذابوں سے ہو محشر میں رہا  
 لطف خلق اللہ پر کبے ریا  
 تو فقیر و ن کو کھلایا کر طعام  
 عدن میں تیری جگہ ہو ستہ ہو  
 دے اسے کو نین میں راحت خدا  
 بخش دے سب کے گنہ کو مسرہر  
 رحم کر تو ہم سبھوں پر یا خدا  
 ہم ہیں راضی حکم سے تیرا سدا

رحمت اللہ سے دل خوش رہے جو کوئی ان پند و فکر کے پڑھے

تیار تاج ترجمہ من مسترجم

پند نامہ حضرت عطار کا ترجمہ نسیخ جو میں نے کیا  
دھیان آیا ایک بیک تیار کا خوب زیبا ترجمہ دل نے کہا

اولہ قطعہ دیگر

چونکہ نامہ عطار ترجمہ کروم کہ تشریف دینا صاحب نظر سہ  
من از سر و ش چو تیار تاج ترجمہ خیر جواب داد ہے بے نظیر و زیبا پند

خاتمہ من مسترجم

پس از حمد و ثنای حضرت آفریدگار و نعت سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم  
و مناقب آل طہار و اصحاب کبار مخفی و محتجب مباد کہ خوشہ حسن و حسن  
ارباب سخن و کاسہ لیس معنی آفرینان نادر و فن عبد الغفور تخلص  
یہ لسیخ از غایت بے بضاعتی زانو سے ادب بحضور صدر نشینان  
ادب آموز تہ کردہ و رد و شق سخن پند نامہ حضرت فرید الدین عطار  
قدس سرہ را جو صلہ حصول شرف انساب بحضرت مصنف و برای  
تعلیم و تربیت جسگر گوشہ گان ابوالفضل محمد عبد الرحمن و ابوالخیر  
محمد عبد السبحان اعطا ہما اللہ علما نافعاً و عمراً و اسما کہ خلف حضرت  
اخ الاعظم جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر ڈوٹی مجسٹریٹ  
ڈوٹی کلکٹر ضلع ممبیرکنہ و ممبر نجس لیٹو کونسل گورنمنٹ بنگالہ  
و ممبر بورڈ کمشنران انکم ٹکس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ممبر سنٹ و ممبر  
بورڈ اگرا منیجر رمی باشند کہ اردو زبان مظلوم ساختہ چشمہ فیض نام  
نہاد اذان جا کہ این اردو ہا سی طبع افسردہ و فرزند ان ناز پروردہ

باہمہ کج مج زبانی دیو العجبی سیر سواد آبادان نظر گیان می خواستند  
یہودا لقی بقوت آبادیاب اولن خرامش گرفتند۔ مامول النسبت  
کہ نظر اگیان از سہو و شیان در گذرند و سنت بر جام نہند

قطعة تاریخ طبع کتاب ہذا از فضل الامثال الاقران لوی  
محمد حامد علی خان صاحبہا شاہ آبادی فسر مح طبع ہذا

چھپا چشمہ فیض فضل خداے	حقیقت میں ہر پند حکمت کا دیا
لکھوانے چھپنے کی تاریخ حامد	چھپا ابکی یہ چشمہ فیض احیا

قطعة تاریخ طبع کتاب ہذا از نشی خدائش صاحبہا حامد کا تب طبع ہذا

شکر صد شکر خداوند جان و خاوم	کہ شدہ طبع درین طبع چار چشمہ فیض
سال طبعش و تم تفتیش بر روا الامام	بالق غیب بقومود۔ بہ این چشمہ فیض

### خاتمہ الطبع

الحمد للہ کہ ترجمہ پند نامہ عطار سہلی بہ چشمہ فیض کہ اسم با سہلی ہے  
ماہ سہبر ۱۳۹۹ء طبع نشی تول کشور صاحب سی آئی ای دام قبالہ  
واقع کانپور میں دوسری مرتبہ چھپکر شائع ہوا